

V8:025

The Indian Agriculturist

A monthly Hindoo journal of

فنون

Indian Agriculture Commerce

رسالہ ماہیوی شتہ علم فلاح و تجارت و فنی صنعت و دستی باغات و غیر

Statistics & Meteorology

سرکار دولتہ اچیت آبادکن

The Journal is Patented

By His Highness

the Nizam Government

مستی محمد متناق احمد صاحب لک و مستم سالہ فنون نویسنده

بابت ماہ فیروی ۱۳۸۸

و مطبع علوم و فنون واقع حیدر آباد کن محلہ مغلیہ پورہ متصل و تلخاٹہ

مفتی نصیب علی صاحب سبجی ایلان مطبع ریو مطبع پوشا

فہرست مضامین رسالہ قانون نمبر ۱۸۸۸ء

صفحہ	مضامین	نمبر
۳	کھیتی باغبانی کے لیے چھوڑا گیا زمین	۱
۵	سیلون (سنگاپور) کے لیے چھوڑا گیا زمین	۲
۷	مختلف مقامات پر زمینوں کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۳
۱۳	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۴
۱۵	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۵
۱۶	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۶
۱۸	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۷
۱۹	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۸
۲۱	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۹
۲۳	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۰
۲۴	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۱
۲۵	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۲
۲۶	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۳
۲۷	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۴
۲۸	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۵
۲۹	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۶
۳۰	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۷
۳۱	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۸
۳۲	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۱۹
۳۳	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۰
۳۴	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۱
۳۵	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۲
۳۶	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۳
۳۷	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۴
۳۸	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۵
۳۹	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۶
۴۰	میں سے زمین کی اقسام اور ان کی خاصیتیں اور ان کی	۲۷

Lawrence's Calendar for The only کھیتی باڑی سالانہ کے لیے دستور العمل ۱۹۲۴

چونکہ برسات کا موسم غریب آبپاشی ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایک ایسا دستور العمل
اپنے سالہ میں درج کریں جس سے کسانوں اور باغبانوں کو آسانی ہو۔ اور اسپر توبہ علیہ السلام
کے منافع اور سہولت حاصل کریں۔ وہ ہونا
ماہی (آخر خوردا)۔ یہ مہینہ اس قدر گرم اور خشک ہے کہ کوئی ہی باغ کی نشت
منفائی اور درستی اور نگرانی کرتے رہیں۔ اور نیچے گڑھے پتوں کو دھون کے اٹھ کر دے
اٹھاتے رہیں۔ تو بھی باغ کی سربزری کی بہت ہی تھوڑی امید کجاستی ہے۔ اس مہینے کو
شرعی ہوتے ہی باغات کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اول باغات کی زمین کو لون (یا ناکرون) سے
درست کریں۔ پھر سخت اور بڑے ڈھیلوں کو توڑ کر باریک کر دیں۔ اسکے بعد سیراؤن یعنی کانٹی
سے کام لے کر اس بات کا لین پھر کھات ڈالنا نہایت ضرور ہے۔

اس موسم میں سبز پھل میوہ جات پیدا ہو سکتے ہیں۔ آم۔ شفتالو۔ پھل موز۔ آنا۔ موز
دکھ۔ انگور۔ تر بوڑ خربوز۔ نارنگی۔ سنترہ۔ رنگترو۔ ناشپاتی سیب۔ اور سیویر وغیرہ غیر
اس مہینے میں یورپ کی مرکاریاں تمام ہو جاتی ہیں مگر یہ چیزیں کیتھد ہوتی ہیں۔ گوئی
کرم کلا۔ اس پیرگیں۔ مائی جیک۔ جھنڈر۔ گاجر۔ زردک۔ لٹلیوس۔ آلو خراسانی۔ اجوائن وغیرہ
اس موسم میں دیسی مرکاریاں کھیر۔ بیگن۔ دہند۔ بال کھیر۔ لکڑی۔ پیاز۔ رنگڑی۔ چلیز
انبارے کی بھابی (یعنی سن کے پتے) اور زیر اور ایسی ہی چند مرکاریاں دن کے باغات اور
باڑوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس ملک میں سیویر بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر کچھ دفعت لگائے
جاتے ہیں۔ تو حفاظت بہت کرنی پڑتی ہے۔ مگر بوز وغیرہ سکھارہ گرد ناشپاتی۔ انگور۔ دکھ

انکاشیت نامہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور تحصیلداروں کے ذریعہ سے تمام کسانوں کو گنتی کر کے مطلع کر دیا۔ تھا۔ اگر کسان اپنے بچوں کو معاملات ترقی زراعت میں تعلیم دینا چاہیں۔ تو سرکار مدد کر سکتی ہے۔ لیکن اس وقت تک وہ جس کا شکار وں کو سرکار کی نیک نیتی اور فیض رسانی کا یقین نہ ہوا تھا۔ لہذا جواب دینے اور اپنی خواہش ظاہر کرنے میں تاہل کیا۔ جس کے کافی جواب نہ ملنے سے سرکار بھی خواہش ہو رہی۔ مگر جبکہ برٹش گورنمنٹ کا اسی منشہ دنیا کی رعایا کو معلوم ہوا۔ اور اس کی خیر خواہی ہمدردی رہنما پروردی کی مبارک خبر پر سیلون میں بچوں میں۔ اور کس قدر ان کو وہاں بھی خیر خواہانہ کارروائی ثابت ہوئی۔ تو خود بخود وہاں کی رعایا کے سرے بچے وہاں میں جہش آیا کہ آؤ اب گورنمنٹ کے اس منشہ کی تعمیل کے لیے اس سے درخواست کریں کہ ہم زراعتی ترقی کے واسطے اپنے بچوں کو آزاد کر دے۔ اور باری دیکھیں کہ اس میں داخل کرنے کو بدلہ آمادہ ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کے اس منشہ سے ہمیں صرف رعایا پروردی اور ہمدردی مقصود ہے۔ اور نہ ہی نقصان دہ چیزیں بلکہ ہمارے بچوں کے مہربانہ منشہ سے جواب دینے سے نہایت نفل اور نادم ہیں۔ اور اب جو خیریت پیدا ہے۔ یہ کہ سرکار اپنے اس منشہ کے موجب ہری درخواست کو منظور فرمائیں گی۔ اور ہمارے بچوں کو یہ تعلیمیں ایک ملاوی کھن قلعہ لڑائی گئی۔

گورنمنٹ نے اس درخواست پر ایک کاروبار شروع کر دیا۔ جن چند سال سے معاملات ترقی زراعت کی تہذیب بچا رہا ہے۔ اور اب ہمیں پانچ سو لاکھ کے قریب تعلیم پاتے ہیں۔ اسی تعلیم کے بدوات اہل سلون نے کبھی وہ نہ دیکھے تھے۔ بہت بڑی ترقی کی ہے۔ جو اکثر اخبارات وغیرہ سے معلوم ہوتی ہے خصوصاً پٹنا۔ الاکھی۔ سکونا۔ دیو ویدہ اشیا میں نہایت کامیابی کے ساتھ اور ترقی دی

حال کی خبر سننے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی قریب زراعت کی ترقی پر توجہ ہونی چاہیے۔ کلکتہ میں سی غرض سے ایک مجلس مقرر ہوئی ہے۔ کہ وہ ترقی زراعت کے اسباب کی رپورٹ کرے۔ اگرچہ اب بھی مدراس۔ دارجلنگ۔ کانپور وغیرہ

مقامات پر زراعت کے محکمے میں۔ لیکن ہماری ماہی میں اُس وقت تک فائدہ نہ ہوگا جب تک کہ ہر ضلع میں زراعت کا مدرسہ اور پھر تحصیل میں اُسکی شاخ نہ ہو۔

انجمن زراعت بجنوریشک چربا اُتارنے کی قابل ہے۔ گرشاید اس ملک کا بالو
اسکی کوششوں کو سر بہ آور دہ نہیں ہونے دیتا۔ اگر اسی انجمن کی طرح دوسرے اضلاع میں بھی
زراعتی کارخانے خود دیسی لوگ قائم کریں۔ تو نہایت مناسب ہے۔ کیونکہ میرکار کھانکے معززین
کرتی۔ اپنی خوراک و رہائی ترقی کی خود فکر کرنی چاہیے۔ نیک اور لوگ کریں۔ ہاں خود دیسے کا رشتہ
جاری کریں۔ پھر کھانکے سے مدد لین۔ مگر بالکل گورنمنٹ کے ہاتھ کی طرف تکیہ نہ کرنا۔ دین کی بات ہم
مختلف مقامات ہند کی زمینوں کی اقسام و انکی زمینیں کی
اور انکی شناخت کا قاعدہ پوری زمینوں کی درستگی

مختلف مقامات ہند کی زمینوں کی اقسام اور ان کی زمینیں اور ان کی شناخت کا قاعدہ بری زمینوں کی درستی

یہ مضمون ہم اپنے ایک بڑے عزیز خواہ ملک قوم کے ملک بلوچ اترتے ہیں جنہوں نے سندھ میں راز
 ملک مملکت مغربی و شمالی و پنجاب و وسط ہند اور دہلی ریاستوں کے سینہ مال میں حصہ ملنے کے
 تجربے حاصل کیے ہیں۔ اور ان ذراعت میں بہت کچھ شافی ہے۔ آپ کا نام مولوی محمد اسماعیل ہے
 اور ریاست بھوپال کے فی الحال تحصیلدار ہیں۔ اس مضمون کے حصے نہ صرف ملاحظہ فرمائیں بلکہ
 بلکہ انیر توجہ کے ساتھ عملدرآمد کرنا بہت سے فوائد سے ملبوس ہے۔ - مہو ہوا۔

ہندوستان میں زمین کی اقسام بہت ہیں۔ اور ہر ملک کی زبان میں اس کے جدا جدا نام ہیں۔ بعض مقامات کی زمین کی قسم تو ایک ہے۔ اور نام بھی جیسے روسی اور دوستانہ اور مولن اور بھاتور یا کابرو ملک۔ اور بعض جگہ زمین کا نام ایسا ہے کہ وہ زمین فرق ہوتا ہے مگر جہد زمینیں بھی کہیں۔ ان سب میں زمین کا ایک نام ہے۔ زمین اور کابرو ملک یا بھاتور جو زمینیں ہیں۔ نہایت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی اقسام ہیں۔ یہ زمینیں کھیت اور دین واقع ہے۔ باوجود بارانی ہونے کے پیداوار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان زمینوں کو قوت نامید بہت کچھ ہوتی ہے۔

جسے باعث درخت کپتے موڑ اور چوڑے ہوتے ہیں۔ اور ان قسم کی زمینوں میں گھونٹا اور زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ سبب زیادہ ہونے اقسام زمین کے جسکے نام ایک ہار نہیں کہے جاسکتے۔ ان وقتاً قوتاً کہے جائیں گے۔ اس وقت فقط ان بیان کرنا مناسب خیال کیا جاتا ہے کہ تلخ زمین میں۔ طلقاً پیداوار زراعت کی نہیں ہو سکتی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس زمین کی گہنی زیادہ ہے۔ یعنی خواہ شہد کی ہو یا نمک کی۔ اس سے زمین کا مزلخ ہو جاتا ہے۔ اور سبب اُن ہونے نمکسور کی حرارت کے زمین کی حرارت اپنی اصلیت پر نہیں رہتی جس طرح ہندو یا جاگیر کا دوسا ہی رکھا رہیگا۔ نہ اس میں نئی اسل کر لگی نہ وہ پھوٹے گا نہ اس میں قوت روئیدگی پیدا ہوگی۔ قوت روئیدگی اسی زمین میں ہوگی جس میں شہد یعنی ہوگی تلخ اور زیادہ گہنی زمین قوت روئیدگی نہیں ہوتی۔ اسی زمینوں کی جگہ اور پہلو کھر حال جائز کرل۔ فرانس کے درخت پیدا ہوتے ہیں جن میں قوت نامید بہت کم ہوتی ہے جسکے باعث ان درختوں کے پتے چھوٹے چھوٹے اور درخت بھی زیادہ بڑے تناور نہیں ہوتے اُنکا مزل بھی تلخ اور گہنی ہوتا ہے۔ اور رنگت واپکی زمین کی سفید رہتی ہوتی ہے۔ اگر اس زمین کو درست اور بکار آمد کرنا چاہیں۔ تو دریائی ریت اور گوبر کا گھات اس میں پھیلا کر شہد بنائی دیں۔ اور پہلے پہل چنے بوئیں۔ اسکے بعد جو چاہیں کاشت کریں۔

بھوڑ یعنی ریتی زمین جس میں بالکل ریت ہو۔ اور مٹی نام کو بھی نہ ہو۔ اگر وہ زمین سفید رنگ کی ہے تو کٹی ہے۔ نہ تو اس زمین سے لانی سطح کو ایک جگہ قیام ہے اور نہ اس میں مادہ روئیدگی ہے نہ اس میں کچھ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر رنگت مال برددی ہے تو نہایت عمو اور نجرن اور صلاحیت پسند ہے۔ اس زمین کا گھاس اٹھا کر چھو۔ تو شہد بنی محسوس ہوگی اس زمین میں حرارت اوسط درجہ کی ہے۔ اگر اس میں شیریں پانی سے زراعت کی جائے۔ تو خاطر خواہ پیداوار ہوگی۔ اس زمین کے درختوں میں قوت نامید زیادہ ہو جائیگی نیز اس میں برگ علی درجہ کی پیداوار کی منت رکھتی ہے۔ مگر متواتر کاشت ہونے سے قوت گھٹ جائیگی۔ اسی زمین کو سالانہ رکتے ہیں۔ تاکہ کسی طاق زراعت نہ ہونے پائے۔ جب پیداوار میں کمی واقع ہو تو ایک برس تک

اُس میں کچھ کاشت نہ کریں۔ اور برساتی پانی باہر نہ جانے دین۔ سو فتنہ شکنی کے درخت جو پیدا ہوں
 ان کو کٹر ایکسی میٹ میں دبا دیا جائے۔ اگلے سال جو کچھ بویا جائیگا اُسکی فصل بہت پہلے کے کہیں پائی
 ہوگی۔ اس قسم کی زمین میں بیٹے ایک باغ دیکھا جو نہایت پُر مردہ اور ویران تھا جس کا مالک ایک خشتہ
 تھا۔ بیٹے باغ کی تباہ حالت کا باعث مالک سے دریافت کیا۔ تو اُس نے نہایت افسردہ دلی سے بیان کیا
 کہ چونکہ ہوسٹے جب بیٹے زمین خرید کر یہ باغ لگا یا تھا دس برس تک تو اس باغ نے خوب سبزی
 اور شادابی دکھائی۔ اور اُسکے پھلوں سے بھجوں خوب فائدہ ہوا۔ اب دو تین برس سے دخت گدا گئے اور
 پھلت کم ہو گئی ہے جس سے مجھ کو سخت خسارہ پہنچ رہا ہے۔ بیٹے اُس باغ کے باغبان کو بلوا کر اُسکے
 کٹوئیں کا پانی منگا کر چکھا۔ تو اُس پانی کا مذا برا ہیا معلوم ہوا۔ بیٹے مالک باغ سے کہا کہ اس چاہ
 کے پانی کی قسم بد لگئی ہے۔ یہ پانی اس باغ کو سخت نقصان دیکھا میرے نزدیک یہ کٹوان بند کر کے دوسرا
 کھدوا دینا چاہیے۔ اور چار برس تک زمین کو سال پٹ کر دیا جائے۔ اور زمین کو کاشت سہرا کر
 چار طرف سے ناکہ بند کر دیا جائے تاکہ برساتی پانی باہر نہ نکل سکے اور وہیں جذب ہو جائے۔ اور کٹیلی کے
 دخت جو اب کھیت میں کھڑے ہیں کا ٹکر زمین میں ملا دیئے جائیں۔ تو زمین درست ہو جائے اور اُسکی شکستہ
 رفع۔ اُس باغ کے مالک نے میری ان تجویز پر غور کر کے عمل درآمد کیا۔ چار برس کے بعد اُسے
 مجھ کو مطلع کیا کہ اب درختوں کی وہی حالت ہو گئی جو اہل میں تھی یعنی بخوبی پھلنے لگا۔
 جے پور میں بعد مہاراجہ سواری رام سنگھ صاحب کے مین ڈائرکٹر تھا۔ تو وہاں کے باغ
 میں بیٹے زمین کی آزمائش کے لیے بہت سے مروج منگا کر کاشت کرائی۔ درخت تو بلند ہو گیا اور
 پتے بھی بڑے بڑے ہوئے مگر پھلت نہ ہوئی۔ فقط ایک مروج نارنگی کی بلوار اور ایک چھوٹی لگی بہت
 لوگوں میں اُن مروج کا تعجب سا ہو گیا۔ اور بہت تماشائی آئے۔ لگے۔ بیٹے پھلت پڑ خال کیا ہو
 سخت افسوس ہوا۔ اور فکر کرنے کے بعد خیال آیا کہ شاید مٹی یا پانی مٹنے سے یہ حالت ہوئی ہے
 مگر ساتھ ہی یہ بھی دلیمن آیا کہ رام نو اس باغ میں توئل کے ذریعے دریا کا پانی آتا ہے
 جو نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ پھر بیٹے اس درخت کی جڑ کی زمین کٹی۔ اور اُسکو بھوکھا یعنی نرم

سختی اور روٹی کی کاشت کریں۔ اور کھیتی کاٹنے کے بعد کودوں کا پڑنا پھیل پھیلادیں۔ اس عمل سے وہ زمین اپنی اصلی حالت کاشت پر آجائیگی۔

زمین کا کارآمد کر لینا اور اس سے نفع حاصل کرنا ہمارا کام ہے۔ اگر ہم چاہیں تو بڑی سے بڑی افادہ زمین کو درست کر کے نفع اٹھا سکتے ہیں۔ ریاست بیکانیر اور علیا تو راواٹی ریاست جے پور ضلع سرسہ اور ملتان وغیرہ کے دریاں میں جو زمین وادع ہے۔ سیکڑوں میل تک ریت کے ٹیلے اور ریتی زمین کے میدان ہیں جنہیں کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ بعض بعض قطعے جو بہوار یا کیتھڑاؤں کے بیچ ہیں۔ انہیں بارش کی امید پر موٹھ باجرہ بویا جاتا ہے جس سال مینہ نہیں برستا تو یہ قطعات محض بیکار اور زراعت سے غالی پڑے رہتے ہیں ریت کے باعث کھوان نہیں بنایا جاتا۔ اور اگر بمشکل بنایا گیا کبھی۔ تو بہت دور بیچے پانی کھتا ہے اسی زمین کو دیکھ کر بہت جی لگتا ہے جہاں کہیں کھیتی کی کاشت کر گئی۔ تو وہاں کے باشندے کو تیل کا بہت فائدہ ہوا۔ بدین نظر اگر ایسے قطعات افادہ اور ناکارہ زمین تخم از تہ کی کاشت کر دی جائے تو خاطر خواہ پیداوار ہو کر تیل سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

ہر انسان کو چاہیے کہ جس ملک میں جیسی زمین ہو اس سے ویسا ہی کام لے بیکار نہ چھوڑے۔ اور اس کے بگڑنے سنورنے کا خیال رکھے جیسے طبیب انسان کی حالت تمدنی کو روزمرہ دیکھتا رہتا ہے جب عذال میں فرق پاتا ہے۔ تو فوراً دوا دینے کی تدبیر کرنے لگتا ہے ایسے ہی کسان لوگوں کو چاہیے کہ جب زمین کو کسی قسم کے مرض میں مبتلا دیکھے۔ تو اس کے علاج کی فکر رجوع کرے۔ اور اس میں جو نقص یا مرض ہو اس کے دفعہ کی فکر کرے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس فن فلاحیت سے عموماً لوگ ناواقف ہیں۔ اور اپنی بڑائی و گرجا گھر کی جگہ جارہے ہیں۔ زمین اور درختوں کے درست کرنے اور منفعت سے بجا میں مطلق لاپرواہی کر رہے ہیں لفظ ایک بار پنے نزدیک بڑا بھاری کام کہتے ہیں کہ چھ مہینے زمین کو اکھڑ کر بیج ڈال دیتے ہیں۔ اور یہی پہاوار کو اپنی نصیبی سے منسوب کرتے ہیں جو انکی سنت و جمالت اور نادانی کی دلیل ہے۔ بخلاف اسکے اگر

زمین کے نقص کو نکال کر درست کر کے کاشت کریں۔ تو یہ شکایتیں عدم پائیم پیداوار کی نہ ہوں
اور چند روز میں دولت سے مالا مال ہو جائیں گے اور مرض و اقسام بکری تو ہم پر کھے جائیں گے۔
فی الحال یہ بات یاد رکھنے کی قابل ہے کہ زراعت دو قسم کی ہوتی ہے چاہی اور بارانی۔
بارانی کی پیداوار اور کاشت کا دار مدار صرف بارش پر ہے۔ چاہی وہ ہے جس میں پانی دیا جائے
چاہی کی اقسام یہ ہیں۔ چاہی نہری۔ ٹھہری۔ سیلابی۔ تالابی۔ تھالی۔ اول یہ جسکی چاہی
دو زمین ہے۔ کہ جس میں کنوئیں کا پانی دیا جائے بعض لوگوں نے کنوئیں کے پانی پر ڈھس کے پانی کو
ترتیب دی ہے۔ کیونکہ ہم سر کا پانی ہر ایک جگہ کو بہتا ہوا آتا ہے۔ اور راستہ میں کھائے کوڑا بہا لاتا ہے
جو زمین کو طاقت دار بنا دیتا ہے۔ لیکن کنوئیں کا پانی بھی قہم کا ہوتا ہے۔ یعنی میٹھا پانی۔ فلذا پانی
مٹھا پانی۔ اہلیا پانی۔ شور پانی۔ کٹر شور پانی۔ میٹھا پانی نہایت عمدہ مشہور ہے۔ طے پانی
یہ سیفید رہا ہون کا سافر ہوتا ہے۔ جس میں یہ پانی دیا جاتا ہے اس کھیت کے درخت بڑھ نہیں سکتے
دانے آتے۔ دانی کے حق میں نہایت مفید ہے۔ مٹھا پانی کا مزہ بھی طے کے قریب ہوتا ہے
بنا دیتا ہے۔ کہ جس کھیت میں یہ پانی سینچا جائیگا۔ اس کے درخت بہت اوسنے بڑھ جائیں گے
ورنہ سب سے بہت چھوٹے چھوٹے اور ان میں دانے بھی کم نکلتے ہیں۔ باغات میں یہ پانی سینچنے
سے درختوں کی بھلت پر سخت اثر پڑتا اور کم بھلتے ہیں۔ ان میں وجوہات سے اکثر ہوشیار کاشتکار
اس پانی کو کم استعمال کرتے ہیں۔ براہی پانی ان میں ذرا تلخی سی ہوتی ہے۔ یہ زراعت کو نا مفید
اور خوشی اس پانی کو پین۔ تو گوبر کے ساتھ خون آنے لگے۔ اور اگر اس کو آدمی پیے۔ تو خون کے
دست جاری ہو جائیں۔ شور پانی زمین کی قوت روئیدگی کو زائل کر دیتا ہے جس کھیت
میں یہ پانی دیا جائے اسکی زمین کاشت سے گر جاتی ہے۔ کٹر شور پانی دیکھنے میں سفید
نصف۔ فلذا اس سے نمک بنایا جاتا ہے۔ تیسرے جو تھوڑا لکٹ دوسری کیاری میں بدلتے سے
مثل خمیر کے جلی دار سفید شفاف پٹری بھر کر جاتا ہے۔ اس کو کھر بکھر نکالتے ہیں۔ ایسا پانی زمین اور
زراعت کو سخت مضر ہے۔ اور زمین میں شوریدہ ہو جاتا ہے۔ باقی آئندہ

نیشکر کی زراعت اور تجارت کا بیان

کھائی برصِ پتر میں مندرجہ زیرین اقسام کا نیشکر پیدا ہوتا ہے۔

(۱) باجی (سفید) اور ماگ (کھربائی رنگ) (۲) رائی (سرخ) کالی (سیاہ) یا تیلیا یعنی بزرگ روغن رائی (۳) ہنگال یا بمبئی الکر (۴) تالا۔ مکارا یا میگالا۔ قسم اول و دوم کو اکثر لوگ دسی خیال کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں قسمیں عموماً ایسی مل جل گئی ہیں۔ کہ اکثر کھیتوں میں اکٹھی پیدا ہوتی ہیں بلکہ بعض لوگ عمدہ نیشکر تولیوں کی حفاظت اور رد میں کی غارتگری سے بچانے کے لیے سرخ نیشکر کو کنارے کنارے ہوتے ہیں۔ ایک عمدہ اور مندرجہ ذیل ترکیب سے بویا ہوا نیشکر تقریباً ساڑھے آٹھ فیٹ لمبا اور ڈیڑھ انچ موٹا کھربائی رنگ بناؤ میں نرم ملائم ریش سے بھرا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ دوسری طرف تیلیا سخت پتلا اور نہایت شکنج رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات سیاہ ازغالی رنگ سے بھی گذر جاتا ہے۔ اس لیے اس کا نام کالی یعنی سیاہ رکھا گیا ہے۔ اور یہ نیشکر یا چھ فیٹ لمبا اور تقریباً چھ انچ سے زیادہ موٹا نہیں ہوتا ان دونوں اقسام میں سے ماگ نہایت عمدہ ہے۔ اور بسبب زیادہ مٹھاس کے گرم نہایت افضل اور باقراط اس میں سے نکلتا ہے۔ اور تیلیا بہت کم ریش اور سخت ہوتا ہے مگر کھیت کی حفاظت کے واسطے بہت مناسب ہے۔

سہارنپور۔ دہرہ دون۔ شاہجہانپور۔ رٹلام میں بنام پونڈا نیشکر پیدا ہوتا ہے سہارنپور کے نیشکر میں زیادہ تر دو اقسام پونڈا نیشکر اور اسکا وزن سہاری ہوتا ہے۔ ایک ایک جھڑہ پونڈے سے ۲۰ تک ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی اور موٹائی نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ اس کی پوریان بہت ہی نرم ہوتی ہیں جن کی اگر اوپر کی پوری کا چھلکا اُٹا رہا جائے۔ تو بلا تکلف تمام جھڑ کا چھلکا جڑ تک اُٹا لیا گیا۔ نیشکر کھانے میں زیادہ تر کام آتا ہے۔ اور دور دراز مقامات تک بطور تحفہ بھیجا جاتا ہے۔ اور لوگ اسے تخم کو بہت ہی رغبت سے کھاتے ہیں ان منگو ناچا تو پونڈا

نیشکر کی زراعت اور تجارت کا بیان

اس نیشکر سے نیشکر نہیں بنائی جاتی۔ بلکہ نیشکارو کو ویسے ہی نیچے میں زیادہ منافع معلوم ہوتا ہے اس لیے نیشکر بنانا ایک مسودہ کی تصور کرتے ہیں۔

میرٹھی دسٹی۔ اڑبی۔ سریتھا۔ لالڑی۔ دھولو۔ کنارا۔ جیلپوری وغیرہ اقسام نیشکر کی سہا پور کے قریب ضلع منفرنگر میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں میرٹھی کھانے میں ذرا خوش ذائقہ ہے جیلپوری اس سے کمین بہتر اور سب میں برتر ہے۔ باقی ان دیگر اقسام سے عموماً نیشکارو گڑ بنا جاتا ہے

سہا پور۔ شاہجہانپور۔ رتلام وغیرہ مقامات کا نیشکر نیشک اس قابل ہے۔ کہ ہم یہاں بھی اس کی پیداوار کے لیے کاشت کی سفارش کریں۔ اب وہ وقت نہیں ہے کہ ہم قناعت کیے بیٹھے رہیں۔ بلکہ ایسا موقع ہے کہ جس قدر کوشش کریں مفید ہے۔

گھائی برہم پتھر کے نیشکر بونے کا طریقہ یہ ہے۔ دو سوٹ یعنی چکنی مٹی والی زمین میں مسند ریت کی ملاوٹ ہو۔ ایک ہر نیشکر بونے کے لیے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ یہ زمین سطح سے ذرا بلند اور سیلاب کی رسائی سے دور ہو۔ کنگر تلی زمین میں مطلقاً پیدا نہیں ہوتا۔ آبی چکنی مٹی والی زمین میں جستہ رکن کھات ڈالیکا۔ اسے قدانی فضل کے ایک ایک گنے کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوگا۔

شہر دن اور گائو وغیرہ کے قریب دھوار میں حتی الامکان نیشکر بونا چاہیے کیونکہ گورے کی زمین میں خود بخود کافی مادہ کھات کا موجود ہوتا ہے۔ اسی زمین میں گائے کا گوبر اور آبی دو دفعہ اول آخر ہر آسمین کھل یا ملا دینے سے نہایت ہی فائدہ ثابت ہوا ہے۔

اگر زمین آبادی سے دور ہو۔ تو آسمین علاوہ کھات کے راکھ (خاکستر) بھی دانی چھبے سے اور خاکستر گھاس پھوس کو جو آسمین موجود ہو اور گھاس وغیرہ ڈال کر علاوہ دینا چاہیے۔ طریقہ بھی ایک اعلیٰ درجہ کے کھات کا فائدہ دیتا ہے۔ سب سے عمدہ اور اچھا نیشکر (ورجن) یعنی نو توڑ یا نہایت پُرانی بنجر زمین میں آسمین فیصل جو مٹی کے بعد رانی یا دھان بونا گیا ہو پیدا ہوتا ہے اکثر کاشتکار فصل کی کمی کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ آٹھ یا دھیم نور کا ٹھیکہ (ایک قسم کا چادر) جو کونکر نیری میں ریس بیڈ لگ سکے نہیں۔ اور گاٹھا (یعنی گھنٹھلا) لکھا۔ یہ سب چیزیں

وقت پیدا ہوا کہ زائل کر دیتی ہیں۔ خراب بنجر وغیرہ زمین کو مہ اکتوبر میں نگر (ہل) یا پھاڑی وغیرہ سے توڑ کر ماہ جنوری یا فروری تک چھوڑ دینا چاہیے۔ اس آٹا میں کسان اپنی فصل خزان کے کاٹنے وغیرہ کا ہوا ہوا بندوبست کر سکتا ہے۔ پھر شروع اپریل میں زمین کو سرلون (دای) یا کانچی یا چوکی جیسے نیچے کی جانب کھودیاں لگی ہوتی ہیں تمام گھاس وغیرہ جڑ سے لگا کر زمین کے ڈھیلوں کو توڑ دینا چاہیے۔

برکسان لوگ بخوبی سمجھتے ہیں کہ فصل کی صفائی کا صرف زمین کو چند بار ہوتے اور ہر طرح درست کرنے پر منحصر ہے۔ اور یہ بدیہی بات ہے۔ کہ ہر چیز محنت سے اچھی ہو جاتی ہے۔ باقی آئندہ

شکر بنانے کا بیان

چیمپنین آل اور راء گریڈ آن جی کے گزشتہ سال کی سادگم اکیہ کی شکر کی عظیم الشان کامیابی نے ایک بڑا بھاری منافع دکھ کر ملک کو خواب گران سے ہوشیار کر دیا ہے۔ اور اس کی بناوٹ و تجارت ہکو پورا پورا یقین دلاتی ہے۔ کہ آئندہ ہکو غیر مالک کی شکر سے جو اعلیٰ ادب کی قیمت کے قریب قریب ۱۰۰ گھاس میں ہوتی ہے۔ ساگر لگی۔ سفیدی اور سُرخ شکر کی صرف شیرے کے پکانے پر منحصر ہے۔ اور بڑی بھاری شکل اس ملک میں ہی ہے۔ کہ یہاں کے لوگ شیرے کو پکانا نہیں جانتے بلکہ اب اس کے پکانے میں استفادہ کامیابی ہوئی ہے کہ مثل بتور کے شکر سفید چمک مک میں شکر لگی اسی کامیابی کو دیکھ کر بہت سی کمپنیاں جا بجا قائم ہو گئیں۔ اور وہ اسکو اعلیٰ دیدہ کار و کار سمجھ کر چیمپنین شوگر کی مافو یگانگ کمپنی کی حال کی ملاقات سے سکواس قابل بنا دیا ہے۔ کہ آئندہ اپنے ناظرین اور کسانوں کو اس کے منافع سے پورا پورا آگاہ کر دیں۔ تاکہ آئندہ فصلوں میں وہ بھی ترقی کریں۔ اس سال میں کمپنی نے ۱۵۰ ایکڑ رقبہ میں شکر کی کاشت کی۔ پچھلے سال ۲۰۰ ایکڑ میں شکر بویا تھا۔ مگر اس سال کے گنوں کے رُس کا فراہم بہت سا لگژر نہایت عمدہ رہا۔ ۱۰ ماہ اگست و ستمبر میں اکیہ کو مناسب دھوپ لگی۔ جو اس کے رس کو پختہ کرنے کے لیے اشد ضروری تھی۔ کچھ کمیت

سے شیرے کو حمد و شکر سے جدا کر دیتے ہیں۔ جب اچھی طرح شکر مٹا ہوا جاتی ہے تو مکمل ٹھہرتی ہے۔
یہ شکر نہایت اعلیٰ درجہ کی بلنگئی۔ پھر اس شیرے کو دوبارہ جوش دیکر شکر بنانی چاہیے۔

تتمہ کپاس کا بیان

سیج قطاروں میں بنایا جائے۔ اگر چاہیں کسی قدر خرچ زیادہ ہوگا۔ لیکن قطاروں میں پودے بونسی
نڈائی اور روئی بٹورنے میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔ فاصلہ قطاروں کے بیچ اور پودوں کے بیچ یکساں ہونا
اور طاقت زمین پر منحصر ہے۔

اگر کپاس قسم ”نیو آرنس“ اور ”سی آئلنڈ“ نہایت عمدہ زمین پر بولی جاوے۔ تو فاصلہ درمیان
قطاروں کے ۳ فٹ کا۔ اور ہر ایک قطار میں ایک پودے سے دوسرے پودے تک ۲ یا ۳ فٹ کا
ہونا چاہیے۔ فاصلہ درمیان ہندوستان کی کپاس کی قطاروں کے ڈیڑھ فٹ سے اڑھائی
فٹ تک اور درمیان پودوں کے ہر ایک قطار میں چھ انچ سے ایک فٹ تک ہونا چاہیے۔ اوپر
لکھی ہوئی ہدایت پر صرف اس صورت میں عمل کرنا چاہیے جب فصل کپاس کی سبجائی کرنا منظور نہ ہو۔
اگر کپاس کی طبیعت موافق قاعدہ مصر کے کرنا منظور ہو تو نصیحت میں بینڈ میں ایک دوسرے سے
۳ فٹ کے فاصلہ پر بنائی جائیں بینڈ میں آٹھ انچ اور پچی ہوں۔ اور فاصلہ درمیان پودوں کے ۳ فٹ
کا ہو۔ اس قسم کے کھیت کی سبجائی بھی کجائے اس طور پر کہ درمیان بینڈوں کے پانی بھر دیا جائے
سیج بارش کے شروع ہونے سے تین ہفتہ پہلے پودا جاسے۔ اس قسم کی کھیتی سے پودے کو بجائے ۳ یا
۴۔ انچ زمین کے اس سے دو گنی زیادہ گہری زمین واسطے جڑیں پھیلانے کے ملتی ہے۔ یہ طریقہ
انہیں جگہوں پر اختیار کیا جاوے جہاں زمین یا تو قدرتی طاقت دار ہو یا بذریعہ زیادہ پائس لینے
کے پر زور ہو جاوے۔ اور جہاں پانی واسطے سبجائی کے بہت ملے۔ آخری کارروائی ہر دو طور کی
جنگا بیان اور کیا کیا ہے یکساں ہیں۔ ایک ایک جگہ میں باچار بیج بونا چاہیے۔ اگر سب جم آویں
تو ایک جگہ پر صرف ایک ہی درخت جو سب سے مضبوط ہو قائم رکھا جائے۔ اور دوسرے کو کٹا

واللہ اعلم۔ ٹکائی جب ضرورت ہو کھائے۔ اور گاہے ماہے زمین کوڑی جایا کرے۔ اگر
 یہ نہ روٹھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ تو میٹھو پہنوشہ مٹی چڑاتے سا کرین۔ کیونکہ میٹھو میں بارش اور
 سیپنے سے لگی بڑبائی میں۔ چھوٹی قسم کے کپاس کے پودے جب کہ بھر اچھے ہوں۔ تو انکی چوٹیاں
 کاٹ ڈالیں۔ اور بڑی قسم کی کپاس کی چوٹیاں اسوقت کاٹی جائیں جب پودے ڈیڑھ یا پونے دو
 بلندی ہوں۔ اس ترکیب سے پودے کی جڑ سے زیادہ شاخیں پھوٹتی۔ اور پودا زیادہ روٹی پیدا کرے گا
 اگر یہ ترکیب نہ لگائی۔ تو پودا صابٹ لانا ہو جائیگا۔ اور روٹی کم دیگا۔ اور کمزور بھی ہوگا۔ جن پودوں کی
 روٹی مقدار میں زیادہ اور عمدہ قسم کی ہو اسکا بیج واسطے ہونے سال آئندہ کے رکھ لیا جائے۔ مگر
 پودے کو نکال بیج ناقص ہوتا ہے اسلئے ہونے کو نہ رکھا جائے۔ اگر سبب بارش کم ہونے کے کئی زیادہ
 ہو جائے۔ تو پودوں کی بیج پانی ہونا چاہیے۔ بیج پانی شام کے وقت یا رات کو کھجائے۔ دھوپ کے
 وقت پودوں میں باقی دینا بہتر نہیں۔ اگر کھیت میں میٹھو بنائی گئی ہوں۔ تو بیج بہت ضرور ہے
 میٹھو کے اوپر تک پانی نہ بھرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر انکی جڑوں میں پانی بھر چکا۔ تو اوپر کا حصہ خود بخود پانی
 کھینچ لیگا۔ اگر زمین بہت کمزور ہو تو اسکو نچوئی پاس دیکر طاقت دار کر لینا چاہیے۔

امریکہ کی کپاس کا بیان

امریکہ کی کپاس اسی کپاس میں جو میان عموماً ہوتی جاتی ہے۔ یہ فرق ہے۔ کہ امریکہ کی کپاس
 کارویان یا مائی کپاس کے روٹھ سے بہت بڑا اور مضبوط ہوتا ہے۔ اور اسلئے انکی پیداوار زیادہ
 قیمتی ہوتی ہے۔ یہ روٹی کانچور کے ضلع کے ایک گاؤں رات پور میں تیسہ لکی فصل خراب میں ایک
 بیگم پر ہوتی تھی۔ اور صاف روٹی جو اس سے نکلی وہ چوبیس روپیہ میں (ساتھ ساڑھے اٹالیس سیر
 کے سن سے) اسوقت کی جبکہ میان کی روٹی کانچ ۱۸ روپیہ میں تھا۔ اس ایک بیگم میں ایک
 من تیس سیر صاف روٹی پیدا ہوئی۔ پس اس حساب سے کل پیداوار کی قیمت ۷۳۲ روپیہ ہوتی
 اسکا بیج برسات کے شروع میں بیج دے ہی کپاس کی طرح ہونا چاہیے۔ یعنی زمین جوت کہ بیج چڑا

پھیلا یا جائے۔ اور پھر ہل چا دیا جائے لیکن گرنج قطار زمین بویا جائے تو بہتر ہے ایسی حالت میں بیج مٹا کی طرح ہل کے پیچھے چھپے ڈالنا چاہیے۔ اور جہاں مکان میں ایک کھوڑ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں ہر قطار کے درمیان میں زمین کھوڑ چھوڑنا مناسب ہے۔ اگر ممکن ہو تو جس کیفیت میں امریکہ کی کپاس بونی جائے کھات دینا چاہیے۔ اگر دینت اڑدائی فیٹ سے زیادہ اونچے ہو جائیں تو انکی پھٹناک نوج ڈالنی چاہیے۔ اس عمل سے نئی ٹہنیاں اور پتے زیادہ بڑھیں گے اور پھول یاڈ لگینگے۔ اسکے جمع کرنے کا بھی وہی وقت ہے جو وہی کپاس کا ہے یعنی اکتوبر سے جنوری تک یقین ہے۔ کہ امریکہ کی کپاس ایسے مقامات میں بھی پیدا ہوگی جہاں وہی کپاس نئی کے سبب سے سرسبز نہیں ہوتی کیونکہ یہ نرم ملکوں میں خوب پیدا ہوتی ہے۔ ایسے یقین ہے۔ کہ یہ کپاس سسلکھند اور دھار و برنارس کی قسمت میں جہاں اسوقت کپاس بہت ہی کم پیدا ہوتی ہے۔ خوب پیدا ہوگی۔ اگر روئی چن لینے کے بعد دھنسل زمین کو اونچے چھوڑ کر کاٹ ڈالے جائیں۔ اور بھی کچھ سینے جائیں تو آئندہ برسات کے موسم کے اخیر تک دوسری اور تیسری فصل حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر اب کیا جائے تو دھنسل کاٹنے کے بعد قطاروں کے درمیان کھات دینے اور وہی ہل کے جوڑنے سے زیادہ پانچواں عمل اب بھگوانتھہ پانوسے کام لینا چاہیے۔ نہ کہ پچھلی حالت پر کداریں ہمارے ملک کی روئی ولایت میں بہت چھڑ جاتی ہے۔ اور رختوز و دانے کے بازاروں میں انکی خواہش پائی جاتی ہے چنانچہ ڈسمبر تک۔ بین فقط بھیڑ سے غیر مالک کو ۶۶ لاکھ ۲۲ ہزار ۳ سو ۵ سو ۲ روپیہ کی روئی۔ فائدہ ہوتی۔ اگر تمام سال کی غیر ملک کی روئی کا نقشہ دیکھا جائے۔ تو خوبی معلوم ہو جائے۔ کہ روئی کی کیسی قدر قیمت ہے پس جہاں تک ہو سکے کم درجہ کی اجناس سے کنارہ کر کے انکی طرف منتقل ہونا چاہیے

روئی کی آزمائش و قطع نتیجہ امتحان میں پچھلی روئی کی روئی کی کاشت کی سفارش

سہا پور و مسوی کے ٹکری باغ میں غیر ملکوں سے لائی ہوئی کپاس کے نمونہ کو بطور آزمائش

یہ ایک تیسرا مرتبہ نہایت کامیابی کے ساتھ نتیجہ مرتب ہوا یعنی نیوآر لنس کی اس کے نمونہ
نی ایکڑ بحساب ۲ سو ۵۰ پونڈ اور اپیلینڈ جارجین کے نمونہ سے ۲ سو ۵۰ پونڈ اور متفرق اقسام
ایک سو ۵۰ پونڈ پیدا ہوئی۔ مگر یہ آخری قسم کی روٹی اگر بحساب فی ایکڑ دیگر اقسام سے بہت زیادہ
پیدا ہوئی ہے مگر ناقص اور نامستفاد ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ ہر ملک کی آب ہوا دوسرے ملک کی چیزوں کے ناموافق ہوتی ہے۔
بدبو جو غیر ملک کے چیزوں کو دوسرے ہندوستان میں چند سرسبز و شاداب ہونے لگا کر سبب ناموافق
آب و ہوا کے فوراً آشکارا کرتے ہیں۔ ایسے کہ یہاں کے لوگ اپنے دیسی طریقہ سے تو بوجھتے ہیں مگر ان کی
خبر گیری دور سے ملکوں کے موافق نہیں کرتے۔ اگر ہمارے پچھلے پرچوں کے مضامین کو ملاحظہ کر
کر ان کے کچھ کچھ نسل واقع نہ ہوتا۔ اور ضرور کامیابی ہوتی۔

سناہد کے باغ کی اس روٹی کی کانور کے بازار میں بڑی تعریف و توصیف لگ گئی اور
لوگ اس روٹی کو بھونہ نہ تھوہیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے تھے اور سبیل پتی ملکی پیدائندہ روٹی
میں حق ہو کر کہتے تھے کہ بیشک یہ روٹی امریکی کی روٹی سے کسی حالت میں کم نہیں ٹھیکہ دار
پیدا کیا کہ یہ روٹی اول مرتبہ تھا اس لیے جیسا ہے وہی نگرانی نہیں ہو سکی۔ اگلے سال امید
ہے کہ اس سے کمین نہ زیادہ صنعتی اور موٹائی بڑھ جائیگی اس بیان کو تمام سودا گروں نے تسلیم کیا۔
بعض فروشان سودا اگر مذکور سے کہنا کہ اب ضرور نگرانی وغیرہ کی درخواست تہہ نامع میوہ
مندہ بوندل تمام روٹی کے نمونہ ملک سے لاکر اس بل میں امتحان ہونے لگے تھے۔

لوئسی آنا

ایکلی پٹاٹینڈو

اپو ریڈ

گاردوہل

لوئسی آنا پیرولینک

مصری

سی آئی لینڈ

ایگن گھاٹ

جارجین

نیوآر لنس

اپیلینڈ جارجین

ٹماٹین

اس رپورٹ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا اقسام کی

ٹری سٹون۔

یہ نمونہ نمبر ۲ ہے اور اس کا نام نیوآر لنس ہے۔

اسکی زراعت کھیر ہو گیا۔ اوائل میں دیکھی لوگ اسکی زراعت اسی طریقہ سے کرتے تھے جس پر لقمہ
 تھے زمین کے پہاڑوں میں ہوتی تھی۔ یعنی پہلے بھل کو صاف کر کے ہر ایک لائن میں چار چار قدم
 پر زمین میں بودھے مگر زمین میں ایک لکڑی کی میخ سے ۱۰-۱۱ انچہ گہرائی کر کے زمین میں لکڑی
 اور اطراف کی مٹی بھر کر زمین کو سخت کر دیتے تھے۔ اور سال بھر میں ایک بار اس باغ کے اندر
 سے بڑا کبار نکال دیتے تھے غرض کہ اس طریقہ پر تھے یا پانچویں برس یہ درخت پھلنے لگتے تھے
 جب سے انگریزوں نے اس کی طرف توجہ کی تو اسکی ترقی بہت ہی عروج پر پہنچ گئی اور لقمہ
 ان بودھوں کو جو تخم کے باغ میں گرنے سے ہوتے ہیں وہ ان سے اٹھا کر دوسری جگہ لگا کر
 نئے باغات تیار کر دیے۔ کافی کے بودھوں کے لیے ہر سڑے پر ہاتھ قدم مربع زمین پر ایک ایک
 باؤڑ بھر دیو قدم ہر گڑا استقد روض و بول۔ کھود کر صاف اور بے لکڑی مٹی پہلے سے لگا کر
 نئی یا اپریل میں بھر دیتے ہیں۔ اور پھر پوسے زمین لگا دیتے ہیں۔ اور ایک سال میں تین
 بار مرتبہ اس بنی کو کاش پات کوڑے کھاڑے صاف و پاک کر دیتے ہیں۔ اس وقت کی ترکیبوں
 اور توجہ سے اس زراعت کی کچھ اور ہی کیفیت ہو گئی جو کبھی پہلے نہ تھی۔
 فی الحال صرف ایک ضلع کدو زمین تربیٹھ ہزار ایکڑ زمین انگریزوں کی زیر کاشت کافی ہو
 اور بہتہ ولایت سے انگریز لوگ یہاں پر آئے رہتے ہیں۔ یہاں آئے کا زیادہ تر یہ سبب معلوم ہوا
 کہ دوسرے ملکوں میں کافی کی زمین سخت کمزور پڑتی ہے۔ اور یہاں بہت کم کراہی ہے۔ یعنی سیلون میں
 ایک ایکڑ زمین کافی بونے کے لیے ہر دو چوبیس کو ملتی ہے۔ اور نیلگری میں اس سے کستد کم و بیش
 پر۔ بہتابلہ وہاں کے یہاں گویا مسفت و نہاست کرنے پر ہر سڑے سالانہ ایک چوبیس فی ایکڑ کراہی کو
 کافی بونے کے واسطے زمین ملتی ہے۔

روزمرہ کے تجربات سے ثابت ہو گیا کہ کاشتکاروں کے نفع بخش اس زمانہ میں کافی جیسی
 دوسری کوئی زراعت نہیں ہے۔ کافی کی کاشت میں فی ایکڑ پہلے سال ۳۳ روپیہ خرچہ ہوتا ہے
 دوسرے تیسرے سال اٹھارہ ماٹھار روپیہ صرف ہوتے ہیں۔ تیسرے سال فی ایکڑ چار تین

میں ایک ایکڑ زمین پر ایک ایکڑ کافی بونے کے لیے ہر دو چوبیس کو ملتی ہے۔ اور نیلگری میں اس سے کستد کم و بیش پر۔ بہتابلہ وہاں کے یہاں گویا مسفت و نہاست کرنے پر ہر سڑے سالانہ ایک چوبیس فی ایکڑ کراہی کو کافی بونے کے واسطے زمین ملتی ہے۔

چوتھے سال آٹھ سو پانچویں سال ۱۲۰۰ من قہوہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہ مقدار پیداوار کی نہایت ہی کم ہے۔ بعض بعض باغات میں ایک ایک ایکڑ زمین میں ۲۰ سے ۳۰ من تک قہوہ پیدا ہوتا ہے۔ اب یہاں پر انگریزوں نے کالی برج کی زراعت کرنی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ قہوہ بھی یہاں سطور دیا سے ۲ ہزار قدم کے اوپر ہوتا ہے۔ اور سیاہ مرج بھی۔ غالباً منافع ہوگا۔ لیکن ہماری رائے میں اگر دار چینی اور بادام اور جانفل کے درخت کافی کے باغات میں سایہ کے واسطے لگائے جائیں۔ تو زیادہ تر مفید ہے۔ اور کافی کے باغات دیسی لوگوں کو زیادہ لگانے چاہئیں کیونکہ اسکی خواہش دیگر ولایات میں بہت ہی ہو چکی ہے۔ اور اسوقت زیادہ منافع ان ہی کو ملتا ہے۔ اگر ہمارے دیسی بھائی اسکی طرف توجہ کریں۔ تو پھر انگریزوں کی طرح ہم بھی خاطر خواہ نفع کیونہ حاصل کریں۔ رافتم۔ سید محمد حسن عرف مرشد پیران کافی پلنٹر۔

تجارت کے لیے ریلو کی ضرورت

ممبئی کی جماعت تجارت نے جو ایک درخواست واسطے توسیع سلسلہ ریلوے کے کار بند کی خدمت میں بھیجی تھی۔ اسکا بہت بڑا اثر پایا گیا۔ ایسی دکھاو کی کمی کلکتہ کی جماعت تجارت بھی ایک درخواست اسی مضمون کی دینے والی ہے۔ اب سننے میں آیا کہ پارلیمنٹ انگلستان میں اس مسئلہ پر توجہ مبذول ہوئی ہے اور اسکی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تجویز کی ہے۔ فی الواقع یہ مسئلہ نہایت غور طلب ہے۔ اگر ریلو کے سلسلوں کی ترقی ہو جائیگی تو تجارت کو بہت بڑی مدد ملے گی۔ اور ان کے ذریعہ سننے والی برابر آمد و رفت ہو جائیگی۔ تو تمام ملک کو فائدہ پہنچے گا۔ اور یہ قبا حتمین نہ رہے گی۔ جو اسوقت مال و اسباب کو بار برداری کے سبب لاحق ہو رہی ہیں۔ اگر اسوقت فقط حیدر آباد ہی کو دکھا جائے۔ تو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہاں کے بازاروں میں اتنی گولائی کیوں ہے۔ اور اضلاع میں اتنی اندلی کی کیا وجہ ہے۔ یہ مختصر بھی کہہ سکتا ہے کہ مالک محوسہ سکھ راجالی بین ریلو کے سلسلے زمین جو اضلاع سے انشیا

خبر دگر حد آید من ملاکر فروخت کیجا من۔

اگر ہمارے ملک کو وسعت دیا جائیگی تو بینک در محنت و تجارت کو بہت بڑی ترقی
 ہوگی۔۔۔ ۱۰۔ کامیاب ہے۔ کہ ۱۹۰۷ء میں فقط ایک ہزار گریون کا ہندوستان سے
 یورپ کو گیا تھا۔ ۱۹۱۰ء میں ۵۰ لاکھ ٹن (۱۰۰ لاکھ ٹن) کا ہندوستان سے یورپ کو گیا تھا۔ ہاں
 قلت بار بار ہاری کے لئے ۱۹۱۰ء میں ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ کی تجارت بڑھ گئی۔ ہاں
 سے سالانہ آمد کو ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ کیوں باہر جاتا ہے۔ اس میں ایک ذریعہ بھی قابل غور ہے
 کہ ہندوستان سے ۱۹۱۰ء میں ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ کیوں باہر جاتا ہے۔ اس میں ایک ذریعہ بھی قابل غور ہے
 اور اس کے کچھ اور۔۔۔ ۱۱۔ ۱۹۱۰ء میں ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ کیوں باہر جاتا ہے۔ اس میں ایک ذریعہ بھی قابل غور ہے
 ریل ہے۔ ۱۹۱۰ء میں ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ کیوں باہر جاتا ہے۔ اس میں ایک ذریعہ بھی قابل غور ہے
 آدمیوں کیلئے ہے۔ ۱۲۔ ۱۹۱۰ء میں ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ کیوں باہر جاتا ہے۔ اس میں ایک ذریعہ بھی قابل غور ہے
 بہت بڑی ترقی تجارت و صنعت کو ہو سکتی ہے۔

برش گورنمنٹ کالج کاشنکار وچیرم

کچھ عرصے کو رینٹ انگریزی کو بیچا رہنے سے بہت زدہ مظلوم کاشتکاروں کی حالت معلوم ہوئی
 اندگی بہرہ کی بچا شکستہ بہار مینوں کے یہ حوالہ دیا کہ دیا کے بھنورا اور منزل و تباہی کی دلیل
 تین برس رہا ہے سایہ کے تختے ہی ایک ۔۔۔ یار کیا جسمی رو سے زراعت پیشہ لوگوں کو روپیہ بطور
 قرضہ کے یہ نہایت ہی قلیل سود دیا جو کاشتکاروں کو ناکوار ہو گا دیا کر گئی۔ مگر شرط یہ ہے کہ
 محض زراعت کے متعلق اغراض پورا کرنے کے لیے قرض لیا جائے۔ نہ کہ خانگی اور زیبا نشی خریدنا
 کے واسطے۔

بیشک درس بل کی رو سے انکلا ان دھند داران مصلحت میں ملحد آمد کیا تو
اس سے بڑ بڑ کا شکر تھا رونکی بہہ دانتوں کی کھانچ پھرت رہی تھی۔

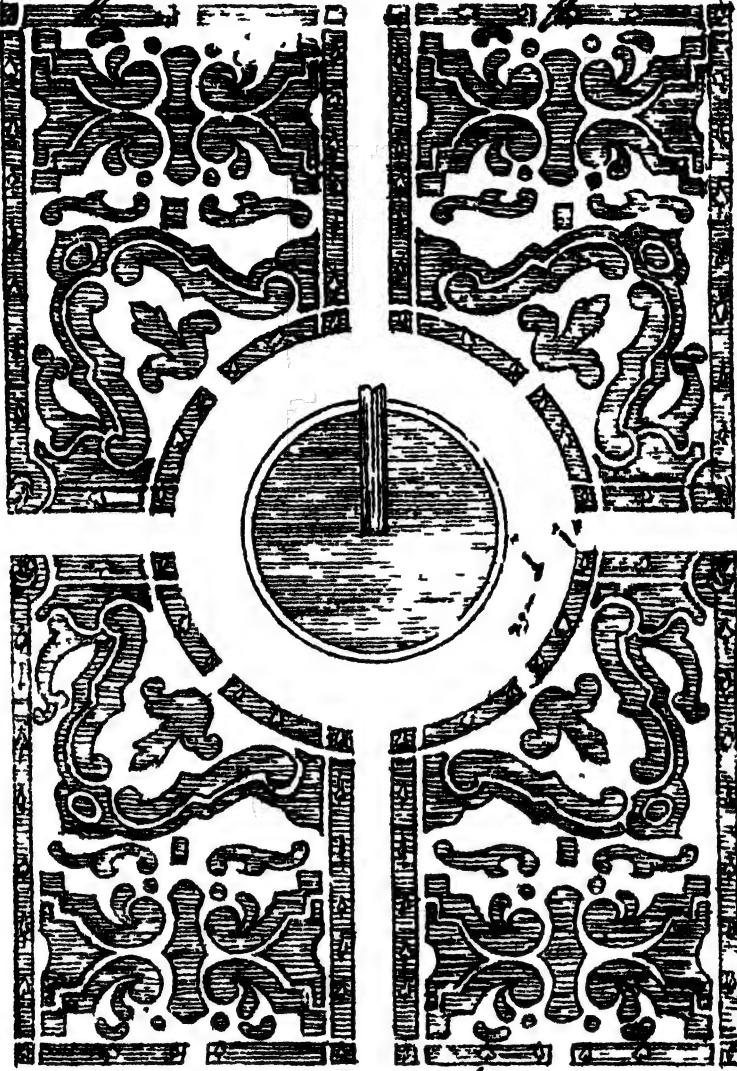
۱۷۹۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی۔ ۱۸۰۸ء میں لاہور کے دارالعلوم میں داخل ہوئے۔ ۱۸۱۵ء میں لاہور کے دارالعلوم میں داخل ہوئے۔ ۱۸۱۵ء میں لاہور کے دارالعلوم میں داخل ہوئے۔

Report

گورنمنٹ کے سہارنپور کی باغی رپورٹ سے دریافت ہوتا ہے۔ کلاس مرتبہ بڑی کامیابی اس باغ کے شہار و آثار سے حاصل ہوئی جس قدر پودے وغیرہ زمین لگائے گئے۔ اگر کوئی فہرست ٹیکسٹ بک کے گزشتہ سالوں سے حاصل کیا جائے تو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اس باغ نے کتنے پودے ہی عرصہ میں بڑی بھاری ترقی کی ہے۔ کیونکہ گزشتہ سالوں میں بسبب خراب ہوجانے آثار کے جس قدر کم بکری ہوئی۔ تاہم قدر سال بسبب عہدی آثار کے زیادہ بکری سے کافی رقم ہاتھ آئی حالانکہ اس سال میں فی ہیکٹار سے ہزاروں قسم کے پودے جنکی سرسبز اور شاہانی شہر انکس اور ریتی زمین پر مخصوص۔ اور جو بھی پھول پھل سے جلتا تھا وہم میں باغ کی ترقی کیلئے لگا کر لگائے۔ بلکہ ڈریکٹر ون طرح کے تخم (جنکے پودے مویشی کے ذریعہ منیفین) (تحتی) مانولے لگائے اگرچہ رشت یہاں ہو جائیں۔ تو مویشی کے لیے منیفین اور کاشتکار کو جتنی ہی نافع ہیں۔ اگر کھانسی مویشی کے گوبر میں ایک اعلیٰ درجہ کی کھات کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس گوبر کو اگر کسی ہی خور اور خراب زمین میں ڈال کر پھیر کر پیڑ لگائی جائے۔ تو فصل بخوبی پیدا ہوگی۔ اور آئندہ۔ کے۔ کے۔ کے۔ کے۔ کے۔ کے۔ قابل ملاحظہ ہو جائیگی۔

بعض یورپین کاشتکار مویشی کو شہر کھلاتے اور انکا کو اپنے نیکیتو میں لٹا دیتے ہیں۔ انکا بیان ہے۔ کہ مٹر بیٹوں وغیرہ کو بہت ہنر زیادہ پسند آیاں۔ بجائے گوشت کے ہے۔ یہ بات تجربہ میں آئی۔ کہ جیسے آدمی کہ جو گوشت وغیرہ مویشی کو کھاتا ہے۔ گوشت نہ دیا جائے۔ تو اسکی خوراک روز بروز کم ہونے لگے گی۔ ایسے ہی مویشی کو تنک مٹھا یا کھجی یا پائسرا مٹھا وغیرہ وغیرہ کھا جو نہ کھاتا جائے۔ تو مویشی بڑا چارہ نہیں کھاتا۔ (ایڈیٹر) سکرانٹری کے باغات کی نوکیلیت ہے۔ اور سرکار نظام کی حالت ہے۔ کہ باغات کے اخراجات اور تنخواہ ملازمین میں ہزاروں روپے نہ کر کے کھانسی کوئی کچھ بھی نہیں۔

Plan for a Flower Garden



Beautiful Plan

خوش وضع خوشنمای باغ کا نقشہ

یہ چھوٹا باغ کا نقشہ اس لیے لکھا گیا ہے کہ عنقریب برسات کا موسم آنیوالا ہے۔ یہ تو قین لوگ اگر کوئی باغ لکھیں تو اس روش پر اسکا التزام کریں۔

باغات اور کھیتوں کی پینڈ ونپڑ لگانا

پینڈ ونپڑ لگانے کے واسطے کی ڈولونہر یا دیواروں کے پینڈ ونپڑ درخت حفاظت کے لیے لگائے جانے ہیں بعض مقامات پر شیشم جو یا دیگر پودوں کے درخت اندر کی جانب لگائے ہیں اور ایک مدت تک انکی حفاظت اور پرورش میں بہت کچھ توجہ کی جاتی ہے ہمارے نزدیک ایسے درختوں کو خاص موقع پر لگانا چاہیے اور باغات کے گرد چھالیدہ دیواری اور نایل کے پودے نصب کرنے مناسب ہیں۔ ان کے لیے سخت محنت اور حفاظت بھی درکار نہیں۔ اور یہ پودے زیادہ قیمتی بھی نہیں کہ کوئی خرید نہ سکے۔ ان البتہ اصلاح شمال مغرب ہند اور پنجاب میں کیا جاسکتی ہیں۔ اگر باغات میں لگانے کا قاعدہ جاری ہو جا۔ تو پھر بہت لوگ اس قسم کے پودے لاکر فروخت کر کے فائدہ حاصل کرنے لگیں گے۔ فی الحال جو صاحب اس قسم کے نفع سے اپنے ان لگانا چاہیں۔ تو ہم تجویز اس کے پاس بھیج سکتے ہیں۔

کھیتوں کی پینڈ ونپڑ دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسی پینڈ ونپڑ درخت بخوبی ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ اپنے درخت ہوتے ہیں۔ اس لیے کھیت کی ہوا کو بھی نہ روکنگے اور نہ بونے جوتے میں ارج ہونگے۔ چوتھے یا پانچویں سال ان درختوں کی فصل پیدا ہونے لگیگی۔ اور مالک کو نہایت نفع بخشن ہوگی۔

پس اپنے کھیتوں اور باغوں کو ایسے ضروری اور قیمتی درختوں سے محروم نہ کرنا سخت کاہلی اور نادانی ہے۔ جہاں تک ہو سکے ایسے پودے لگا کر باغات کی رونق کو بڑھانا اور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

گڑھوں کی مرمت پر پانچویں درخت لگانا

نباتات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شجرہ و سرخ۔ دوسرے پھل دار۔ پھل دار کے پودے کہ اسکو پڑ

ہوتی ہے یعنی ڈالا اور ڈالی جیسا کہ بیون کھان شل فیل و شرواسپ۔ اور بوجھ چھینے کے اعتبار سے جو کہ پیر نہیں کٹا شلہا کر گوش وئی و چوہا و چچوہا و غیرہ۔ شجر پائدار ہے اور بوجھ نہایت اسکے قیام پس بختے درخت گڈھے اور بڑوں کی معرفت سے موتے ہیں وہ کل بچہ تین شریک ہیں بالاختصار گڈھے والے درخت بچہ تین محضی نہ ہو کہ گڈھا لفظ کسی اور قسم میں ہے جس کے کئی نوع ہیں۔ اسکو بندی میں بڑھتے ہیں مگر کوئی خاص لغت اردو میں نہیں ملا۔

گڈھے کی تعریف یہ ہے کہ اسمین گودا یعنی مغربوتا ہے جسکو تخم سمجھنا چاہیے۔ مگر یہ کہتے تھام کہ دعویٰ پر صحیح نہیں ہو سکتا اسکا بیان کچھ سی موقع پر کیا جائیگا۔ اسکے لئے نوع میں کہ انحصار بہت دشوار ہے علی الخصوص جیسے انگریزوں نے ہندوستان میں قدم مارا ہے گڈھو کو دور دور جزائر سے لاکر بیان پھیلایا ہے۔ اکثر انہیں دو قسم کے ہیں۔ ایک کے پتے نو ترنگت خوشنما ہیں۔ اور دوسرے کے پتے بھول کر پتے والے درخت نہایت تعداد بھولو کے درخت کے زیادہ ہیں۔ انجا ہونا اور بھولاریا زیادہ محنت کی نہیں ہے صرف میٹھا پانی کافی ہے۔ اور مصالحو میں سے کوئی مصالحہ موافق مزاج نہ ہو مگر گھوڑے کی خشک لید۔ ڈیلیا البتہ نہایت عمدہ درخت ہے اسمین سے رنگارنگ کے پھول نکلتے ہیں۔ اور یہ اسقدر خوش رنگ و خوش نرا سن ہیں کہ کوئی بھول آپس خوشنما میں غالب نہیں۔ مگر اسمین بونہیں ہے۔ اسکو اوائل بار سن میں بودیے ہیں۔ ویدل اسکے مزاج کے ساتھ محنت کرتا ہے۔ جب یہ درخت شباب کے قریب پہنچے۔ تو چاہیے کہ اسکے گڈھے کے اطراف کی مٹی لکر بیکر نکال کر کوئلہ کو لکر بھریں۔ اور خالی ہوئی مٹی کوئلے پر ڈال کر پانی سے بچھین یہ عمل ہونے کے آٹھ سات روز بعد کھیاں آئینگی۔ اور پھول جونگے مگر یہ مصالحہ نہ دیا جائیگا تو سہرگز گل نہ بھگیگی۔ اور درخت ضعیف ہو جائیگا۔ اسکے درخت میں سے دو قسم کے پھول نکلتے ہیں یہ ترکیب ہے کہ دورنگ کے درخت کے گڈھے جو اسمین برابر ہوں مستقیم تر لٹھے ہیں۔ اور ایک نے و سرے کے گڈھے کے ساتھ جا کر کچے ناگے یا سن سے ہانڈھکر کیا ان چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر برسات میں زمین میں رکھ کر وہی پر فراحت کرتے ہیں۔ جو پھر اس شہد گڈھ ہونے کے درخت نکالتے ہیں کرنا چاہیے۔ جب اسمین

پھول نکلے ہیں تو دوسرے ایک شاخ میں سے جن گنگ پھول نکلا ہے دوسری شاخ میں سے وہ نہ نکلیگا بلکہ اور رنگ نکلیگا جسکے دیکھنے سے شوقین لوگ بہت متحیر رہتے ہیں۔

ڈیلیے کے درخت کو پست کر دینے کا یہ طریق ہے کہ یہ درخت برستے میں درخت کی باریک باریک ٹہنیاں ہوا زوون سے نکلنے ہیں تو کر قبل ہوا اسکے مسامات میں نافذ کرنا۔ زمین میں جو اسکی کاشت کی قبل ہو۔ زمین پر زبرد وہ جو جاتی۔ اور اس سے پھر جو نکلیگا تو کی بجلی کی نہ پتا پڑے گی۔ یہ درخت کیا ہوا سے جیب درخت۔ بول دیتا ہو۔ ورنہ کوئی درخت کی کوئل یا پتی لکڑی تو تصور نہ کرنا۔

زمین میں سے پست کر اس درخت کی ڈال کو کسی جگہ سے حسب ضرورت چاقو سے تراش کر۔ زمین میں پختی کی جگہ اس سورخ میں خلا سے درخت ڈیلیا کے آگے بن جائے۔ پست کر کر دیا۔ یہ درخت کے وقت کیا جاوے تو کم خطائی عشق بچو کہ اس درخت سے ہوا کا میہ نال ہوگا۔ اس کی ہل تنہا میں سے بالبد ہو کر کشت کو پست جاتی ہے۔ یہ درخت بہت بڑھتا ہوگا۔ جسے ایک باغبان نے کہا تھا کہ ڈیلیے کے درخت پر پست کر کر دو۔ تو اسے باریک تخم لال مٹی کے ساتھ ڈال دین تو آسمان سے درخت باہر آئے گا۔ چنانچہ یہ درخت لکڑی میں نہ ہوا۔ شاید یہ سکا قیاسی عمل تھا۔ یہ نہ معلوم کیا درخت ہے اسباب چاہیے ہوتا ہو مجھ سے نہ ہو سکا۔

درخت کے اندر درخت کے پست کر دانی سے ہوتے ہیں۔ اور یہ آمد آمد بارش کو مقرر فرماتا ہے۔ کوئی علامت ہر سال کی نہ ہو۔ مگر ان میں معلوم خداوند تعالیٰ نے کیا چیز ڈالی ہے۔ وہ تو پانی، لٹے ہیں جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ رسات کا موسم اچکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل پانی ہی سے علاقہ رکھتے ہیں۔ اور جتنے درخت تخمی یا قلمی کو زیادہ پانی دین تو خراب ہو جاتے ہیں۔ مگر گڑھوں کے درخت زیادہ پانی ملنے سے زیادہ بھولتے پھلتے ہیں۔ پس رت کے بدلنے سے اسے سبب جزا سے بھی میں مادہ نمی پیدا ہوتا ہے۔ اور کوئل لاتے ہیں۔

جس تک مطلوب ہوا چلتی رہتی ہے تو یہ بہار پر رہتے ہیں۔ جہاں ہوا میں بیس آیا کہ یہ خشک ہو گا جن لوگوں کو گلکاری کا زیادہ ذوق ہوتا ہے۔ وہ گلدھون زمین میں سے نکال کر دھوئے اور ایک ٹینڈی جگہ پر تیلی میں رکھتے ہیں۔ تاکہ اس کے سال بھر اسے کام لیں۔ گلدھون کے درختوں میں پھل کم ہوتے ہیں مگر ان کے بیج وہی ہیں جو کڑے سے اڑاؤں گئے ہوتے ہیں۔ اور یہ بڑی کثرت سے ہوتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کی یہ بھی ایک عمدہ حکمت بالغہ ہے کہ ہمارے لیے ایک مخزن زمین میں چھپا کر رکھا ہے جس پر کسی مدعی کا قبضہ نہیں پڑتا اور ہم سد میں کرتے ہیں۔ چنانچہ سینے بگلوں کے مصافات میں آپ کو کی کا شکاری دیکھی ہے کہ یہ زراعت نہایت عمدہ اور زرخیز ہے۔ اس کی کاشت زیادہ شقت نہیں لیتی۔

یہ سب جو تھے میں نے فصل طیار ہو جاتی ہے۔

گلدھون کے درختوں سے تخم بھی ملتے ہیں اور اسے زراعت ہوتی ہے مثلاً مولیٰ کا جو تخم وغیرہ ترکاریاں۔ فائدہ یہ ہے جن درختوں کا پرزہ کر لیا ہے۔ وہ فقط چینی یعنی خوشنما کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور کسی قسم کا فائدہ نہیں دیتے۔ اور ان کا مولد صرف گلدھون ہی سے ہوتا ہے نہ تخم سو گاجر مولیٰ جعفری وغیرہ کارآمد ترکاریوں کا ہونا عموماً معلوم ہے۔ لہذا تصریح اس کی تہاذا مولیٰ راقم۔ سید محمد عبدالقادر ستاف قلص عمر محمد نواب میر کبیر خورشید جاہ بہادر

کھات کے لیے نمک و سرکار انگریزی کا متصفی

یہ امر سمجھ میں نہیں آتا کہ جب گورنمنٹ انگریزی زراعت کو ترقی دینے کے بارہ میں سامی ہے تو پھر بھی کاشتکاروں کو نمک کھات کے لیے فی ٹن ۴ روپیہ پر اور پورہ میں کو سارٹھ سات روپیہ کیون فروخت کرتی ہے۔ انصاف اسی کا مقتضی ہے کہ نمک کا نرخ کم کر دیا جائے۔ تاکہ وہی لوگ بھی اپنے کمیتوں میں نمک سے بنایا ہوا کھات استعمال کریں۔ اس وقت ہم جبکہ کھات کے مخزن میں نمک کا بیان کر رہے تھے۔ تو بیشک ناظرین ”سوئے سے گھر اداں منگی“ والی مثل زبان پر لگے ہوں اس بارہ میں وہی لوگوں کو اتفاق کر کے کئی قیمت کے لیے سرکار میں درخواست دینی چاہیے۔

کھات اور مرکبات کھات کا بیان

موشی کو اٹھا کر کھات نکالیں کھات معدنی کھات و نباتی کھات اور دیگر مختلف قسم کھات

Manures and Composts

زمین میں کھات ڈالنے کے کیا معنی ہیں ؟ کسان لوگ مندرجہ ذیل شیا یعنی گوبر، مینا،

میلہ، جرنڈ، پرنڈ، و خصوصاً میلہ انسان کو ایک جگہ جمع کرتے ہیں اس جگہ کو کوٹری کہتے ہیں اور

جب بچے پزیر زمین میں استعمال کیجاتی ہیں۔ اور زمین میں پھیل کر جٹا جاتا ہے اسکو زمین میں کھات

کہتے ہیں۔ ملک چین کے کاشتکار نہایت کفایت شعاری کے ساتھ کھیت میں کھات اس

طریقہ پر ڈالتے ہیں کہ جہاں کہیں بے بھروسے کے پودے اگتے ہیں نو ہر ایک پودے کی جڑ میں یا

اگر کسی جگہ کئی درخت ہوں تو اُن کے گرد ایک حلقہ بنا کر ٹھوڑی سی جگہ میں کھات ڈالتے ہیں

اور پہاڑی کسان موشی کے گوبر کو اپنے گھون اور جو کی فصلوں میں برف گھمانے کے بعد اپنے ٹالوں

سے استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح کھات ڈالنے سے فصل ہر نون خرگوشوں وغیرہ جرنڈ پرند

کی غارتگری سے بچتی رہتی ہے۔ بلکہ یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ اگر کھات گھون کے پودوں

کی جڑوں کے ساتھ ڈالیا جاسے تو ایسے جرنڈ باعث بدبو کے کھیت میں گھسنے نہیں پاتے

مگر کھات بعد ایک ہی پیرش کے گل جاتا ہے و بعد گھمانے کے مانع کھات پودوں کی جڑوں پر

بھونچ کر بہت جلد انکو سرسبز اور شاداب کر دیتا ہے۔ اگر موسم صاف اور سورج کی تیزی ہو تو نوایا

کھیت سے باہر گل آتا ہے۔ مگر کھانگ گھون اور جو کے پتے جذب کر لیتے ہیں جسکے باعث فصل

خاطر خواہ حاصل ہوتی ہے۔

کیا اس قسم کھات اڈ بھی ہوتے ہیں ؟ پورٹیل کھات اسکا ایک جزو ہے۔

بیان کرو کہ پورٹیل کھات کو فارم ہارڈ یا کوٹری کے کھات پر کیا فضیلت ہے ؟

یہ کھات کسان کے حق میں نہایت مفید ہے۔ اور کسی نوع تک باور و ملازمت پر غصے لگایا جاوے

تو جہازوں اور ریل پر بخوبی آسکتا ہے۔

کیا ہندوستان میں بھی اس قسم کے کھات ہو سکتے ہیں؟ اگر ہو سکتے ہیں تو ان کا نام مفصل بیان کرو؟ کوئی مکمل سوخت آفتاب کے نیچے ایسا نہیں جس میں ہندوستان کی مانند قیمتی مختلف اقسام کے کھات ہوتے ہوں۔ مگر زمینداروں اور کاشتکاروں کی قسمتی سے گزشتہ منہوس گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی نے تمام مکین اشیاء پر اس قدر سختی سے محصول لگا دیا کہ کسانوں کی متعدد اور حیثیت سے اس کا استعمال میں لانا باہر ہو گیا۔

یوٹیل کھات (یعنی آسان فوراً ہاتھوں سے بچانے والا کھات) ہنر جو ذیل ملاحظہ کرو۔

- (۱) کلورائیڈ آف سوڈیم یعنی مرکب نمک (۲) سلفیٹ آف سوڈا یعنی مکین مرکب کھات تھوڑا سا
- (۳) نائٹریٹ آف سوڈا (۴) کاربونیٹ آف سوڈا یعنی اہل کوئلہ اور سوڈے کا مرکب۔
- (۵) نائٹریٹ آف پوٹاش یعنی کافی ہڈیاں کافی چوڑے کا جیلے والا سٹ اور جیلے ہوئے چوڑے پتھر۔ سفید مٹی جو دوانی میں پڑتی ہے چوڑے کے چھری معمولی چوڑے کے چھوٹے چھوٹے پتھر یعنی کنگر۔
- (۶) دھات کا (۷) سلفیٹ آف لائیم مرکب چوڑے (۸) سلفیٹ آف ایلمینیم یعنی پھلگاری اور سچی اور مرکب لوہا۔ یہ تمام یوٹیل کھات کہلاتے ہیں۔

کیا عام نمک بھی یوٹیل کھات میں شامل ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ثابت کرو!

تمام چرند و پرند اور خاکسرا آدمی کے خون میں کیس قدر نمک شامل ہوتا ہے۔ چوڑے پتھر اور چوڑے پتھر کے خون میں ملتا ہے۔ بلکہ صحت اور زندگی کا ایک ضروری جزو ہے۔ ایسے ثابت ہوا کہ پودوں کو بھی نمک ایک خاص قسم کی قوت بخشتا ہے۔ اور اس کا استعمال کبھی بدنہ: بہت ضروری خصوصاً گاجر، موٹی، سلیم، آلو، پتھر، کھجور، گوبی، کرم کلا وغیرہ میں۔ اگر نمک گھون جو جو بار بارہ کی وغیرہ میں استعمال کیا جاوے۔ تو یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ نمک سے آئندہ کا وزن بھاری ہو جاتا ہے۔ اور مٹی پر لگا کر زمین پر لگا کر تو وہ مٹی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور سرسبز کر دیتی ہے تو یہ بخشتا ہے۔ سارا قسم۔ محبت پر ایت اللہ۔

گول مچ بونے کی ترکیب

Black pepper cultivation

گول مچ کو سیاہ مچ بھی کہتے ہیں۔ اسکا استعمال کھانکے نزدیک نہایت خوب ہے۔ اسکو بونے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ اول لب دریا کوئی قطعہ زمین کا تلاش کیا جائے۔ سکرشہ طریہ ہے کہ زیادہ پانی آجانیسے ڈوب بھی نہ سکے۔ پھر اس زمین کو گھیرنے کے موافق طیار کریں۔ اور خوب ڈھیلے ٹوڑ کر مٹی کو باریک کر دیں۔ جب زمین طیار ہو جائے۔ تو ڈھیر ڈھیر فیٹ کی ایک ایک گول مچ کی شاخ کو چھ فیٹ کے فاصلہ سے بو دیں۔ اور بانس یا اور کسی درخت کی مضبوط لکڑی جو دس بارہ فیٹ لمبی ہو گول مچ کے درخت کے قریب بو دیں یا گاڑیں تاکہ بلند بڑھ جاوے اور اسکی بڑھنے میں مضبوط گاڑنا چاہیے۔ تب اسیر گول مچ کی انونکو چڑھادیں۔ اور چوتھے سال کی شروع برسات میں ان لون کو درخت یا بانس یا لکڑی کے اوپر سے باندھنا چھوڑا کر نیچے لا دیں اور لون کی شاخ کو دو تین شاخ باقی رکھ کر باقی جڑ کے نزدیک سے تراش ڈالیں۔ پھر ان وینز لون کو جو باقی رہی ہیں اسکے اوپر کی شاخ باہر رکھنا۔ یہ ساری جگہ بڑے قریب ایک خندق کھود کر بو دیں اور اسکی شاخوں کو اسی ترکیب سے پھر چڑھادیں۔ تو چوتھے سال ان درختوں میں خوب مرچیں لگیں گی۔ اور جب درخت میں مرچیں خوب پھل کر سرخ ہوں تو مرچوں کو توڑ لیں۔ اور کوئی چٹائی بچھا کر اسپر سکھادیں۔ اور ان درختوں کی جڑوں کو ہمیشہ گھاس کباڑ سے صاف رکھیں۔ جو صاحب اسکو بونا چاہیں۔ تخم ہم باخدا قیمت بیشکی بھجوا سکے ہیں۔

آسام میں درختونیرکس

آسام کے جنگلات کے قانون کی رو سے وہانکے درختونیرکس لگنے والے ہیں۔ جسکے وہانکے لوگ چیف کٹرنر سے سخت ناراض ہیں۔ اور غریب گورنمنٹ ہند سے درخواست کرنے والے ہیں۔

Chemistry کیمیاء

بقیہ مضمون بنیادوں

کیمیاء گروں نے ثابت کیا ہے کہ روشنی اور نور دو مختلف اور جدا اشیاء ہیں۔ مگر ان دونوں میں ایسا ربط ہو گیا ہے کہ دونوں عموماً ایک ہی خیال کیجاتی ہیں۔ مگر اہل کیمیاء نے انھیں کثیف اور لطیف کا بڑا بھاری فرق قائم کیا ہے جس چک میں اجڑے کثیف کا تصرف ہوتا ہے اسکو روشنی کہتے ہیں۔ اور جس تابش میں صفائی اور ضیاء پاک محسوس ہوتی ہے اسے نور خیال کرتے ہیں مثلاً بجھتی اور چوڑھے یا نور کا شعاعہ سببِ خلل کثافت کے روشنی کہلاتا ہے۔ اور آفتاب کا عکس جو برہنہ لطافت ذاتی کے نور بھیجا جاتا ہے۔ نور کا خاصہ ہے کہ اپنے مرکز سے ہمیشہ خط مستقیم نکلتا ہے۔ اس لیے اس خط کو کرن یا شعاع نور کہتے ہیں۔ اور جب نور شیشہ یا شیشے کی پین سے گزرتا ہے تو وہ ایک خط سے سات خطوں پر بٹ جاتا ہے۔ اور وہ ساتوں خط سات رنگ مختلف بنفشہ نیلا۔ آسمانی۔ بنفہ۔ زرد۔ نارنجی۔ سرخ کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس میں طرف یہ ہے کہ بے ساتوں رنگ اگرچہ ایک ہی رنگ نورانی کی جڑ ہیں۔ اور جس طرح دیکھنے میں علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے ہیں عیسے ہی خفیت میں بھی جدا جدا رکھتے ہیں۔ مگر انھیں سے سرخ رنگ گرم اور آسمانی سرخ ہی طرح ہر ایک رنگ کی خاصیت جدا جدا ہے۔ ہر چند نور اور روشنی قدرتِ خدا ہے مگر اگر سبب سے انسان بے قدرست اور برگ و اشجار وغیرہ سر بنر رہتے ہیں۔ فرض کرو اگر آفتاب نور نہ ہوتا۔ تو انسان کی صحت اور پودوں کی نشوونما میں ہمیشہ خلل رہتا۔ اور یہ جو آفتاب کے نور سے دن کی روشنی اور چاند کے نور سے رات کا اُجالا مقصود لیا جاتا ہے یہ بھی صحیح ہے۔ اور ان کے بھی بیشمار فوائد مقصود ہیں۔ اور ان کی ضرورت اور احتیاج کا حال اس کارروائی سے بخوبی روشن ہوتا ہے۔ اور آفتاب جو مدام طلوع ہوتا ہے اور اس کے نور میں زوال اور نقصان کبھی بھی دخل نہیں پاتا۔ اور اس نور میں ضرورت کے لیے کافی دولتی ہے۔ اس لیے کسی حکیم اور اہل کیمیاء نے دن کی روشنی کی کچھ کچھ فکر نہیں کی۔ اور یہ جو چاند کی روشنی

گھٹتی رہتی ہے۔ اور اس کی روشنی و تابش کافی بھی نہیں ہے۔ اس لیے اہل تحت و ارباب کیمیا نے رات کی روشنی کے لیے چراغ بنی لیمپ وغیرہ و غیرہ آلات سے روشنی ایجاد کیں۔ کیونکہ اگر ذرہ رست نہ ہوتی تو کون اس روشنی کے طرہ انجام کی پروا کرتا۔ علاوہ چرلے جی کے قدامت اس کے سہل حصول و روشنی کے ساتھ اہل کیمیا نے ہتھکڑی بنی۔ چھپا کر سپ۔ اور گندہ کت۔ ملائے سے ایک باغیچہ قسم کی بے دودھنی عیان ہوتی ہے۔ اور آگ کے شعلہ کی حرارت بھی ٹھنڈی رہتی ہے۔ بعد نور اور روشنی کے حرارت کا درجہ ہے۔ اور یہ بھی نہایت کار آمد چیز ہے۔ اور حرارت کا خاصہ ہے۔ کہ جسم بخیر کے اجزائے باریک تین تصرف کر کے اس کو منتشر کر دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل ثبوت ملاحظہ کیجئے ایک لوہے کی سنج کو کھینچ کر پھینچو۔ اور اس روزن میں سنج کو روان کر کے آگ میں رکھ دو۔ جب اس حرارت کا اثر بخوبی ہو جائے تو پھر آگ سے نکال کر اسی سوخن میں ڈالو جس میں سنج چلائی تھی۔ ایک من گری ہو کر کچی ہو کر تھک جائے گی۔ تو اس صافی معلوم ہوا۔ کہ حرارت نہایت سنگا جڑا کو پھیلادیا۔ ورنہ وہی سنج ہے اور وہی وزن ہے پھر آپ انصاف کیجئے۔ کہ کاٹ کا کیا باعث ہے۔ اسی طرح آذر بہت سے ٹوٹتی ہیں۔ مگر یہ بات ضرور ہے۔ کہ کوئی جسم حرارت سے زیادہ اثر سے ٹوٹتا اور رقیق ہوتا ہے۔ اور کوئی ذرا سی ہی گرمی سے بھول جاتا اور رقیق ہو جاتا۔ مثلاً پانی زیادہ آج مانگتا ہے۔ اور پارہ صرف اتنے پر ہی رکڑنے سے پھو جاتا ہے۔ حرارت کی یہ عمدہ بات ہے کہ جس چیز پر وہ اپنا اثر کرتی ہے اس کو فوراً ہلکا کر دیتی ہے۔ اور یہ ستون ہے کہ ہر جہیز ہیشہ اور چڑچڑاتی ہر ایک چیز پر یہ ہوا ہے۔ نہ کہ اثر سے گرم و ہلکی ہو جاتی ہے تو اور چڑچڑاتی ہے۔ اور فوراً اوپر کی ٹھنڈی ہوا کو اپنے قاع تمام بھیجتی ہے۔ اسی حکمت سے حوالی زمین کی ہوا اکثر معتدل رہتی ہے۔ اگر خدا خواستہ ہوا حوالی زمین کے اثر سے موسم گرم یا تاباں ترش اور فدا فیہ و سے گرم ہو گا ہے تو اسی کو زمین چھوٹی ٹھوڑی ہے پھر گرم کی کون شکل تھی۔

حرارت کا یہ خاصہ ہے۔ کہ وہ ٹھنڈی چیز کو گرم کر کے اپنے برابر کر لیتا جاتا ہے۔ جب جائے کے موسم میں شگ مر مر براتہ ہو تو وہ ٹھنڈا سا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ ہاتھ کی گرمی ٹھکر ٹھک مر مر کو اپنی برابر کرنا چاہتی ہے۔ اور اگر کچھ دیر تک یہ ٹھنڈی رہے۔ ہو۔ تو فاقہی تازہ۔

نور اور روشنی کی روشنی و تابش کافی بھی نہیں ہے۔ اس لیے اہل تحت و ارباب کیمیا نے رات کی روشنی کے لیے چراغ بنی لیمپ وغیرہ و غیرہ آلات سے روشنی ایجاد کیں۔ کیونکہ اگر ذرہ رست نہ ہوتی تو کون اس روشنی کے طرہ انجام کی پروا کرتا۔ علاوہ چرلے جی کے قدامت اس کے سہل حصول و روشنی کے ساتھ اہل کیمیا نے ہتھکڑی بنی۔ چھپا کر سپ۔ اور گندہ کت۔ ملائے سے ایک باغیچہ قسم کی بے دودھنی عیان ہوتی ہے۔ اور آگ کے شعلہ کی حرارت بھی ٹھنڈی رہتی ہے۔ بعد نور اور روشنی کے حرارت کا درجہ ہے۔ اور یہ بھی نہایت کار آمد چیز ہے۔ اور حرارت کا خاصہ ہے۔ کہ جسم بخیر کے اجزائے باریک تین تصرف کر کے اس کو منتشر کر دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل ثبوت ملاحظہ کیجئے ایک لوہے کی سنج کو کھینچ کر پھینچو۔ اور اس روزن میں سنج کو روان کر کے آگ میں رکھ دو۔ جب اس حرارت کا اثر بخوبی ہو جائے تو پھر آگ سے نکال کر اسی سوخن میں ڈالو جس میں سنج چلائی تھی۔ ایک من گری ہو کر کچی ہو کر تھک جائے گی۔ تو اس صافی معلوم ہوا۔ کہ حرارت نہایت سنگا جڑا کو پھیلادیا۔ ورنہ وہی سنج ہے اور وہی وزن ہے پھر آپ انصاف کیجئے۔ کہ کاٹ کا کیا باعث ہے۔ اسی طرح آذر بہت سے ٹوٹتی ہیں۔ مگر یہ بات ضرور ہے۔ کہ کوئی جسم حرارت سے زیادہ اثر سے ٹوٹتا اور رقیق ہوتا ہے۔ اور کوئی ذرا سی ہی گرمی سے بھول جاتا اور رقیق ہو جاتا۔ مثلاً پانی زیادہ آج مانگتا ہے۔ اور پارہ صرف اتنے پر ہی رکڑنے سے پھو جاتا ہے۔ حرارت کی یہ عمدہ بات ہے کہ جس چیز پر وہ اپنا اثر کرتی ہے اس کو فوراً ہلکا کر دیتی ہے۔ اور یہ ستون ہے کہ ہر جہیز ہیشہ اور چڑچڑاتی ہر ایک چیز پر یہ ہوا ہے۔ نہ کہ اثر سے گرم و ہلکی ہو جاتی ہے تو اور چڑچڑاتی ہے۔ اور فوراً اوپر کی ٹھنڈی ہوا کو اپنے قاع تمام بھیجتی ہے۔ اسی حکمت سے حوالی زمین کی ہوا اکثر معتدل رہتی ہے۔ اگر خدا خواستہ ہوا حوالی زمین کے اثر سے موسم گرم یا تاباں ترش اور فدا فیہ و سے گرم ہو گا ہے تو اسی کو زمین چھوٹی ٹھوڑی ہے پھر گرم کی کون شکل تھی۔

پتھ کسان ہو جائے، اور پھر راجی ٹھکانہ معلوم ہو جائے، اسکی یہی وجہ ہے کہ تھ کی گری اسے اپنے ننگے پاؤں سے
اور یہ بھی سمجھیں کہ کالے رنگ کے انشا سے گری بہ نسبت اور ہشا کے بدبجہ زیادہ نکلے ہے۔ اور اسی کم ہشتی کو
اور اسے کم سفید رنگ سے اور جسک جلا دہ فلزات سے نکلتی ہے چنانچہ ثبوت اسکا یہ ہے کہ ٹین کا ایک سو بیج
برتن بنناؤ۔ اور اسکی ایک فی کو کالاکرو۔ اور دوسری طرف کو سفید کا غا چکا دو۔ اور تیسری طرف بندہ لگا دو۔ اور
چوتھی طرف خاص ٹین ہی پہنے دو۔ اور سین گری مٹی بھر کے اسکا ٹمخہ بند کرو۔ اور تھ مایٹر لاکر پاس رکھو پہلے
ٹین کے رخ سے اسے ملاؤ تو تھ مایٹر میں سے پارہ کچھ اتر کر نیچے آ جائیگا پھر شیشے کی طرف پھرو تو پارہ کیتھ
چڑھ جائیگا۔ پھر تھ مایٹر کو سفید رنگ کی جانب پھیر تو پارہ اس سے بھی کچھ زیادہ اونچا ہو جائیگا۔ پھر کالے رخ
سے ملاؤ۔ تو سب سے زیادہ پارہ چڑھ جائیگا۔ باقی آندہ

راقم۔۔۔ عجمی ہدایت اللہ اندر انکی ترقی کے سامان

چند روز پیشتر اہلیان گورنمنٹ بکال کی طرف سے چند طالب علم فن کاشت سکھنے کیلئے ولایت کو
روانہ کیے گئے تھے۔ ایسے ہی بکمنٹ کو زرباد و مالک مغربی و شمالی نے بھی اپنے سرشتہ زراعت تجارتی کٹر
کی سفارش سے پنڈت سری لال صاحب بیکڑی ججنور کے پچکل سو سامی کو سینٹرل ریل
ایگریکلچرل کالج کو روانہ کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ اور سرکار سے سہ ہزار روپیہ کی منظوری انکے لئے
کے لیے ہوئی ہے۔ خدا کرے اور لوگ بھی ایسے ہی ولایت جا کر تعلیم پائیں۔ اور بخیریت اپنے
وطن پر آکر ملک کو فیض پہنچائیں۔

ریشم کی پیداوار پر گورنمنٹ پنجاب کی توجہ

پچھلے سال کرنل وین صاحب کٹنر بندوبست و زراعت پنجاب نے ایک سرکار جاری کیا تھا
جس سے پتہ چلتا ہے کہ گورنمنٹ پنجاب کو ریشم کی پیداوار کی طرف بہت توجہ ہے۔ اس سرکار میں ہدایت کی
سکتی کہ اس وقت تکری کے متعلق چند امور پر غور کیا جائے چنانچہ بہت سے اہتمام نے اس معاملہ
میں صلاح و مشورہ دیا ہے جس سے خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ ریشم کی پیداوار میں بہت ترقی ہوگی۔ بلکہ

ریشم نام لاہور میں زیادہ تر تجارت اور لندن اور بمبئی سے آتا ہے ۱۸۸۲ء کے پچھلے پانچ سال میں کچا ریشم ایک ہزار ۲ سو ۱۱ من ۵ لاکھ ۴ ہزار ۳ سو ۱۴ روپیہ کا بیرونی تجارت سے آیا اور طیار کیا ہوا ریشم اسی عرصہ میں ۲ سو ۱۱ من ایک لاکھ ۶ ہزار ۸ سو ۹۹ روپیہ کا آیا جس پر ہینکے لوگوں نے دستکاری کی۔ اور ہر روز ۲۴ سے ۴۰ تک اجرت پیدا کی۔ مگر زیادہ تر اس امر کا افروز ہے کہ نوتو ہینکے لوگ ریشم پیدا کرتے ہیں۔ اور نہ اس پر دستکاری۔ پر پورٹ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ریشم پر کام کرنے والے کٹر اور گورڈ اسپور کے باشندے ہیں۔

ایسے ہی طمان میں بھی ریشم پیدا نہیں ہوتا۔ اور نام ریشم میں۔ لودھیانہ میں ۲۰ برس پہلے کہ ریشم کی پیداوار کی کوشش میں ناکامیابی ہوئی۔ یہاں پر جو سچی انگلیان اور گڑیان وغیرہ بنائی جاتی ہیں ان کے لیے جالندہر وغیرہ سے ریشم منگایا جاتا ہے ہونید پور میں جنگلی گرم سیلے میں جنس بہت سا ریشم ہاتھ آیا۔ غرض کہ اس طرح سے دو ٹکڑا ہوا کی کیفیت ہے مگر اب صاف کہا جاسکتا ہے کہ پنجاب میں جندار ریشم کا بیج ہے اُس سے بہت درجے کم پیدا ہوتا ہے جو ناقابل اطمینان ہے ہنگو نقین ہے کہ بہت جلد سرکار کی طرف سے پیداوار ریشم کا بندوبست کیا جائیگا۔

Silk ریشم کے کپڑے worm

بیوی واقع ملک برہما کے جنگلات امین ریشم کے گیسٹے بکثرت ہیں۔ اور دھخون پر ریشم پورے پتھر ہیں یہاں کوئی آدمی ریشم بنانا نہیں جانتا۔ کوئے کے جاتے ہیں۔ اگر یہ قدرتی گیسٹے کشمیر میں ہوتے تو نہایت خوب ہوتا۔

ہسپتال کا علاج

یہ بدنصیب نہیں مرنے جیسا حمید آباد میں جاگیر پر اسے خدا کر کے مین نہ ہو سکا و نہ بدیش محکمہ صفائی کی سست اور بیچ کارروائی ہے۔ تمام گنگا کو چھ غلاط سے بھرے ٹیوہین۔ اور غفونٹ کی راستہ میں چنانچہ محال ہے۔ مندرجہ ذیل نسخہ طیارہ کی ابتدائی حالت ہیفہ میں ان گولیوں کا استعمال کریں۔ اور بعد کامیابی تک مطلع کریں۔ تاکہ عام طور پر شائع کیا جا۔

یاد دوزخ و رشت ہو۔ تو جو نام نہ نگاروں کے خطوط کی تصدیق بھی نہ کر سکتے ہیں جن سے دوزخوں کی بولی کا رشتہ سناں معلوم ہو گا تو ان میں سے جو ایک کو بھی نہ سمجھیں۔ اگر

افیون ایک حصہ۔ ہلک دو حصہ۔ گول مرچ تین حصہ۔ ان سب کو ملا کر چھنے کیا پھر گولیاں بنا کر کھیں۔ جب شبہ ہو قحطیہ گولیاں کھائیں۔ نہایت ہی مفید ہیں۔ ^{۸۸} لیسہ لوہین پے گولیاں ملاک مغربی و شمالی کے اکثر شہروں میں نفیم کی گلی تھیں جنہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ ان کو کھلایا۔ ایک اور فاکرہ مکی اسے ہے کہ جب کسی کو ہیضہ ہو تو اس کے گرد دس دس گن کے فاعل پر آگ روشن کریں۔ اور ہوا کے سب پر گندہک کی دھوئی بھی مفید بتلائی ہے۔ اور ایک فاکرہ کا قول ہے کہ بدبو والی کھوسم میں بطور حفظ ماقدم خام کو کم کھانا چاہیے۔

زہر خوردہ کا علاج

اگر کسی نے سکیہا کھا لیا ہو۔ تو فوراً پانی میں تیل گھول کر اسے پلا دو۔ اور اگر افیون کھا لیا ہے۔ تو ہلک کھلا دو۔ آرام ہوگا۔

جناب معتمد صاحب صرف خاص حمید آباد کن ملاحظہ فرمائیں

نواب مختار الملک انجمنی نے بیڑ صجبات وغیرہ کی وضعات موقوف کر کے عہدہ داروں کی تنخواہ میں اضافہ کروا دیا تھا۔ مگر ہم برابر شکایت کرتے ہیں کہ عہدہ دار لوگ وضعات لیے بغیر کوئی کام نہیں ہونے دیتے۔ بعض دفاتر میں رشوت ستانی کا بہت چرچا ہوتا ہے۔

ہمارے نزدیک تمام دفاتر کے نام حکم ہونا چاہیے۔ کہ کوئی کاغذ یا نسخہ عہدہ دار سے زیادہ دفتر میں نہ رہنے پاوے۔ اور جو لوگ اسکے خلاف کارروائی کریں ان کو سخت سزا دی جائے۔

دقرا کا کھتی خانہ اور پندرہ پچانہ کی کارروائیاں بھی قابل غور ہیں۔ اکثر ماضی بھگ کو نکارے پتے ڈبے اور قلعے ہو گئے ہیں۔ نہ دانہ ملتا ہے نہ پورا جالا۔ فوجدار لوگ جاوول اور چارہ برابر فروخت کرتے اور ہاتھوں کو بھوکا مارتے ہیں۔ کوئی ٹکران یا پیرسان ہی نہیں۔ اگر کوئی دھنسا کہنے کچھ کہتا تو قتل ہو کر فوجدار جواب دیتا ہے۔ کہ بندہ مت سمجھتے تھیں وہ روپیہ دیکر لی ہے۔ اور اسے مار دینا۔ سو فرض کیونکر ادا ہوگا سال بچے کیا کھائیں گے یہی بدیہ خانہ کا حال سنا ہوتا ہے۔ دھنسا یہ فوجدار کہنا نہیں سمجھتے ہیں ہاتھ بٹھ خفقات ہو کر ہر کوئی اطلاع ملنی

فہرست بقولات و اثمار و انتاج ملکی و غیر ملکی مع قیمت

بابت ۱۸۸۴ء

پانچے کارخانہ سے مندرجہ ذیل پودے اور تخم نقد قیمت پر بیچنے پر ملکتے ہیں۔ جو درخت اور تخم یہاں موجود ہیں وہ فوراً روانہ ہو سکتے ہیں بعض اقسام کے درخت اور تخم غیر ملک سے باضابطہ تمام ملکی و غیر ملکی باغیچے۔ اخراجات جہاز و ریلوے اور محصول واک پر شے کے خریدار کو معاف (۲۱) الرکونی صاحب کسی قسم کے پودے خریدیں گے۔ تو ہر درخت کے ۲۵ پودے کو نہ فروخت ہونے۔ (۲۲) ورنہ اسے زمین پر فرست اور نام درخت کا نسخہ لکھنا چاہیے۔ (۲۳) ہونے اور حفاظت کی ہدایت ساتھ روٹی کی کیا جائے۔ ہر جواب کے لیے آدھ گز کا ٹکٹ بھیجنا چاہیے۔ (۲۴) درخت پر نام لکھنا چاہیے۔ مالک صاحبان فنون و مذاق سخن و جنرل مریٹ و مینٹ ایکٹ حیدر آباد دکن کے پتہ پر۔ (۲۵) اترنی چاہیے۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱	تخم کدو سی کوہن (پلو کا لیا یا فی پونڈ)	۱۱	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۱	تخم سیب
۲	تخم آتشکش	۱۲	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۲	تخم سیب
۳	تخم زہرنا	۱۳	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۳	تخم سیب
۴	تخم بائی برٹ	۱۴	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۴	تخم سیب
۵	تخم مسکاتی لوبہ	۱۵	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۵	تخم سیب
۶	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۱۶	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۶	تخم سیب
۷	تخم لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۱۷	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۷	تخم سیب
۸	تخم لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۱۸	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۸	تخم سیب
۹	تخم لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۱۹	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۹	تخم سیب
۱۰	تخم لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۰	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۰	تخم سیب
۱۱	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۱	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۱	تخم سیب
۱۲	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۲	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۲	تخم سیب
۱۳	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۳	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۳	تخم سیب
۱۴	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۴	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۴	تخم سیب
۱۵	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۵	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۵	تخم سیب
۱۶	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۶	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۶	تخم سیب
۱۷	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۷	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۷	تخم سیب
۱۸	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۸	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۸	تخم سیب
۱۹	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۲۹	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۹	تخم سیب
۲۰	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۳۰	درخت مسکاتی لوبہ (تھوڑا سا پودہ)	۴۰	تخم سیب

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۲	سارکوری سرسہ سیاہ تخم فی پونڈ	۱۲	تخم اسپین کا بازو فی اونس	۱۲۶	تخم انول بارہ رو وزمین برسونی پونڈ
۱۳	تخم بخی گھاس	۱۳	سجورایانہ خون سرسہ سیاہ	۱۲۷	تخم بنی بونڈ (فیشل اسر)
۱۴	لوسن گھاس	۱۴	سہت سولی سفید بولی - ارلی چینی	۱۲۸	سوار - قابل کوڑنا بانی
۱۵	ریجکا گھاس	۱۵	بہنی کی سولی فی اونس	۱۲۹	سراپنڈا - ہر پورنی ہونڈ
۱۶	آدم	۱۶	انوان - انوان سخت سفید	۱۳۰	دو سوار - ہر پورنی ہونڈ
۱۷	درخت طوبہ دلپند - پیرانی	۱۷	لندی گنما	۱۳۱	تخم کپاس - ہونڈ
۱۸	افن - نازک بدن	۱۸	سفید بلی	۱۳۲	تخم کپاس - ہونڈ
۱۹	باقوت ربانی - ہیرا کھار	۱۹	آل کدو - تراویہ دار کدو - کیسا لک	۱۳۳	تخم کپاس - ہونڈ
۲۰	گودا بندر	۲۰	چٹائیہ فی اونس	۱۳۴	تخم کپاس - ہونڈ
۲۱	حب پند - والا جاہ پند	۲۱	آب پند	۱۳۵	تخم کپاس - ہونڈ
۲۲	نوب پند - شکر پارہ	۲۲	دوسلی - اہنج	۱۳۶	تخم کپاس - ہونڈ
۲۳	پیتر - افضل اشتر	۲۳	لیون	۱۳۷	تخم کپاس - ہونڈ
۲۴	قاسم پند	۲۴	پرسن کا	۱۳۸	تخم کپاس - ہونڈ
۲۵	کالا پارہ - لال گاویہ	۲۵	شیرین - بونڈ	۱۳۹	تخم کپاس - ہونڈ
۲۶	متفرقات	۲۶	آب پند - سیون	۱۴۰	تخم کپاس - ہونڈ
۲۷	تخم گھاس خوبورت واسطہ خوشی (آبی)	۲۷	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۴۱	تخم کپاس - ہونڈ
۲۸	تخم قسطنطین برساتی بھول	۲۸	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۴۲	تخم کپاس - ہونڈ
۲۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۲۹	آب پند - سیون	۱۴۳	تخم کپاس - ہونڈ
۳۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۰	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۴۴	تخم کپاس - ہونڈ
۳۱	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۱	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۴۵	تخم کپاس - ہونڈ
۳۲	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۲	آب پند - سیون	۱۴۶	تخم کپاس - ہونڈ
۳۳	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۳	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۴۷	تخم کپاس - ہونڈ
۳۴	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۴	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۴۸	تخم کپاس - ہونڈ
۳۵	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۵	آب پند - سیون	۱۴۹	تخم کپاس - ہونڈ
۳۶	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۶	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۵۰	تخم کپاس - ہونڈ
۳۷	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۷	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۵۱	تخم کپاس - ہونڈ
۳۸	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۸	آب پند - سیون	۱۵۲	تخم کپاس - ہونڈ
۳۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۳۹	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۵۳	تخم کپاس - ہونڈ
۴۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۰	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۵۴	تخم کپاس - ہونڈ
۴۱	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۱	آب پند - سیون	۱۵۵	تخم کپاس - ہونڈ
۴۲	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۲	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۵۶	تخم کپاس - ہونڈ
۴۳	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۳	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۵۷	تخم کپاس - ہونڈ
۴۴	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۴	آب پند - سیون	۱۵۸	تخم کپاس - ہونڈ
۴۵	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۵	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۵۹	تخم کپاس - ہونڈ
۴۶	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۶	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۶۰	تخم کپاس - ہونڈ
۴۷	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۷	آب پند - سیون	۱۶۱	تخم کپاس - ہونڈ
۴۸	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۸	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۶۲	تخم کپاس - ہونڈ
۴۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۴۹	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۶۳	تخم کپاس - ہونڈ
۵۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۰	آب پند - سیون	۱۶۴	تخم کپاس - ہونڈ
۵۱	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۱	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۶۵	تخم کپاس - ہونڈ
۵۲	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۲	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۶۶	تخم کپاس - ہونڈ
۵۳	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۳	آب پند - سیون	۱۶۷	تخم کپاس - ہونڈ
۵۴	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۴	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۶۸	تخم کپاس - ہونڈ
۵۵	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۵	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۶۹	تخم کپاس - ہونڈ
۵۶	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۶	آب پند - سیون	۱۷۰	تخم کپاس - ہونڈ
۵۷	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۷	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۷۱	تخم کپاس - ہونڈ
۵۸	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۸	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۷۲	تخم کپاس - ہونڈ
۵۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۵۹	آب پند - سیون	۱۷۳	تخم کپاس - ہونڈ
۶۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۰	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۷۴	تخم کپاس - ہونڈ
۶۱	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۱	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۷۵	تخم کپاس - ہونڈ
۶۲	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۲	آب پند - سیون	۱۷۶	تخم کپاس - ہونڈ
۶۳	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۳	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۷۷	تخم کپاس - ہونڈ
۶۴	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۴	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۷۸	تخم کپاس - ہونڈ
۶۵	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۵	آب پند - سیون	۱۷۹	تخم کپاس - ہونڈ
۶۶	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۶	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۸۰	تخم کپاس - ہونڈ
۶۷	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۷	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۸۱	تخم کپاس - ہونڈ
۶۸	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۸	آب پند - سیون	۱۸۲	تخم کپاس - ہونڈ
۶۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۶۹	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۸۳	تخم کپاس - ہونڈ
۷۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۰	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۸۴	تخم کپاس - ہونڈ
۷۱	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۱	آب پند - سیون	۱۸۵	تخم کپاس - ہونڈ
۷۲	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۲	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۸۶	تخم کپاس - ہونڈ
۷۳	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۳	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۸۷	تخم کپاس - ہونڈ
۷۴	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۴	آب پند - سیون	۱۸۸	تخم کپاس - ہونڈ
۷۵	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۵	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۸۹	تخم کپاس - ہونڈ
۷۶	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۶	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۹۰	تخم کپاس - ہونڈ
۷۷	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۷	آب پند - سیون	۱۹۱	تخم کپاس - ہونڈ
۷۸	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۸	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۹۲	تخم کپاس - ہونڈ
۷۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۷۹	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۹۳	تخم کپاس - ہونڈ
۸۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۰	آب پند - سیون	۱۹۴	تخم کپاس - ہونڈ
۸۱	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۱	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۹۵	تخم کپاس - ہونڈ
۸۲	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۲	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۹۶	تخم کپاس - ہونڈ
۸۳	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۳	آب پند - سیون	۱۹۷	تخم کپاس - ہونڈ
۸۴	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۴	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۱۹۸	تخم کپاس - ہونڈ
۸۵	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۵	کافی اہل - ہر ساکھا	۱۹۹	تخم کپاس - ہونڈ
۸۶	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۶	آب پند - سیون	۲۰۰	تخم کپاس - ہونڈ
۸۷	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۷	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۲۰۱	تخم کپاس - ہونڈ
۸۸	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۸	کافی اہل - ہر ساکھا	۲۰۲	تخم کپاس - ہونڈ
۸۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۸۹	آب پند - سیون	۲۰۳	تخم کپاس - ہونڈ
۹۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۰	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۲۰۴	تخم کپاس - ہونڈ
۹۱	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۱	کافی اہل - ہر ساکھا	۲۰۵	تخم کپاس - ہونڈ
۹۲	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۲	آب پند - سیون	۲۰۶	تخم کپاس - ہونڈ
۹۳	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۳	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۲۰۷	تخم کپاس - ہونڈ
۹۴	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۴	کافی اہل - ہر ساکھا	۲۰۸	تخم کپاس - ہونڈ
۹۵	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۵	آب پند - سیون	۲۰۹	تخم کپاس - ہونڈ
۹۶	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۶	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۲۱۰	تخم کپاس - ہونڈ
۹۷	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۷	کافی اہل - ہر ساکھا	۲۱۱	تخم کپاس - ہونڈ
۹۸	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۸	آب پند - سیون	۲۱۲	تخم کپاس - ہونڈ
۹۹	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۹۹	سندھ - کافی قوری کیسا توئی	۲۱۳	تخم کپاس - ہونڈ
۱۰۰	تخم قسطنطین گھاس فی پونڈ	۱۰۰	کافی اہل - ہر ساکھا	۲۱۴	تخم کپاس - ہونڈ

سید زریں رسالہ فنون

ہم سید زریں حضرت کا درویش سے شکر یاد کرتے ہیں۔ کہ انھوں نے نہ چندہ و محبت فرمایا۔

۱	جناب ملک پندت صاحب	عالمیاد معالی و سنگاہ جناب نوات دارالام
۲	جناب سردار بہادر محمد علی صاحب	اقبال الدولہ بہادر دام اقبالہ
۳	جناب اکبر خاں صاحب	عالمیاد سید محمد علی صاحب بہادر علی گڑھ
۴	جناب سید ابوالکھیات صاحب	عالمیاد نواب عبدالسلام خان بہادر بہار
۵	جناب شیخ فتح محمد صاحب	عالمیاد مولوی نجم الحق صاحب
۶	جناب قمر الدولہ نواب بابا محمد خان بہادر	عالمیاد قاضی رضا حسین صاحب بہادر
۷	جناب بندہ حسن صاحب	عالمیاد نواب - فتح الدولہ بہادر
۸	جناب واکٹر مرزا علی خان صاحب	عالمیاد نواب میر علی اکبر صاحب
۹	جناب مولوی محمد بن صاحب پوٹ	عالمیاد نواب عبدالوہاب علی صاحب بہادر
۱۰	جناب مرزا علی خان صاحب	عالمیاد مولوی سید سدادتہ صاحب
۱۱	جناب ابو علی شاد صاحب	عالمیاد سید جعفر حسین صاحب
۱۲	جناب محمد علی احمد صاحب	عالمیاد مولوی حافظ محمد صدیق صاحب
۱۳	جناب امالی میاں صاحب	عالمیاد مولوی اکرام اللہ خان بہادر
۱۴	جناب مرزا احمد خان صاحب	عالمیاد نواب سید وائش علی صاحب
۱۵	جناب سید وائش علی صاحب	عالمیاد مولوی شیخ احمد حسین صاحب
۱۶	جناب شیخ بند حسن صاحب	عالمیاد نواب میر سردار حسین خان بہادر
۱۷	جناب نواب علی خاں صاحب	عالمیاد نواب سید علی خان بہادر
۱۸	جناب دار فخر صاحب حضور	عالمیاد نواب سولہ بار خاں صاحب
۱۹	جناب حکیم داد علی صاحب	عالمیاد نواب جہانگیر علی صاحب
۲۰	جناب کریم بخش صاحب	عالمیاد مولوی مشتاق حسین صاحب
۲۱	باقی دارد	عالمیاد مولوی حافظ عبدالکریم صاحب
		عالمیاد نواب محمد علی خان صاحب
		عالمیاد نواب مرزا احمد علی صاحب

الان کی کتاب کو دیکھ کر بہت تعجب ہوا کہ اس میں ایسے ایسے فنون لکھے ہیں جن کا علم ہر آدمی کو ہونا چاہیے۔ یہ تو سید زریں کا ہونے لگا ہے۔ یہ تو سید زریں کا ہونے لگا ہے۔ یہ تو سید زریں کا ہونے لگا ہے۔

ناظرین سالہ فنون کو مژدہ

نمایا ہمارے ناظرین اس مژدہ کو شکر بہت خوش ہونے کے سالہ فنون کا ترجمہ
زبان مرثیہ میں بھی چھپایا جا یا کر یکساں سرکار عالی نے ہر کو نصیب دلایا ہے کہ وہ اپنے مالک
میں تحفہ لہوان کے ذریعہ سے اسکی بہت کچھ اشاعت کرائی۔
ہم ہر ایک میں مجاہد لکھاری کا نہایت ترقی سے شکر ادا کرتے ہیں اور ہر کون کو مبارکباد
کرائی سلام و فلاح کے لیے نئی نئی تجویزین جو رہی ہیں۔

دوسرا درجہ بھی واجب لفظ ہمارے کہ ہمارا پندر سالہ لڑکے کو رشتہ نہ بھی پسند کیا۔
"زمانہ کی موافق رسالہ" کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اور رشتہ تعلیم ملک
کے مدارس کے طلبہ کی خواندگی میں داخل ہو گیا اور رسالہ ہر ایک معتد جلدین طلبہ
اور ایسے دہا بڑے بچے کے لیے حکم دیا گیا ہے۔

ہم اپنے قد زمانہ صاحبی لکھنے پر رشتہ تعلیم ہر ایک نہایت ترقی سے شکر ادا کرتے ہیں
کامیاب رہے ہیں کہ جو ہر ملکی زبان ہوئے ہیں زبان مرثیہ کو زیادہ شائع کیا گیا

اشتمالہ فنون

یہاں ہوائی رسالہ ہر مضمون پر دو مضمون پہنچتا ہے زبنداروں کا فن کاروں پیلوں کا پیر
اور شایعین علم نباتات جمادات و حیوانات کے لیے نہایت فائدہ ہے مخصوصا نباتات لکھنے والوں کو
اسکا ملاحظہ کرنا۔ اس کے مضامین کو ذریعہ سے غیر ممالک کے قہرسم کے پورے وغیرہ کے ممالک
و شمسیت۔ ان کے مع انحرافات روٹھی عام لوگوں سے ہے۔ اور اور دیگر معجزین سے ہے جسکی
اوس میں ہر چیز پر فواید آئے ہیں یہ کے سب سے بہت قیمتی مباحثہ جنگی و عادیہ
نمونہ کا پیرچہ۔ رولو میکا۔ اگر کسی کے پاس یہ پیرچہ نہ ہو تو فوراً بشرط عذر ترقی
مع دینی چاہئے۔ درخواست مع زینت بنام شمس محمد شاف احمد صاحب
مالک مسیح کے بھیجی جائیے۔

